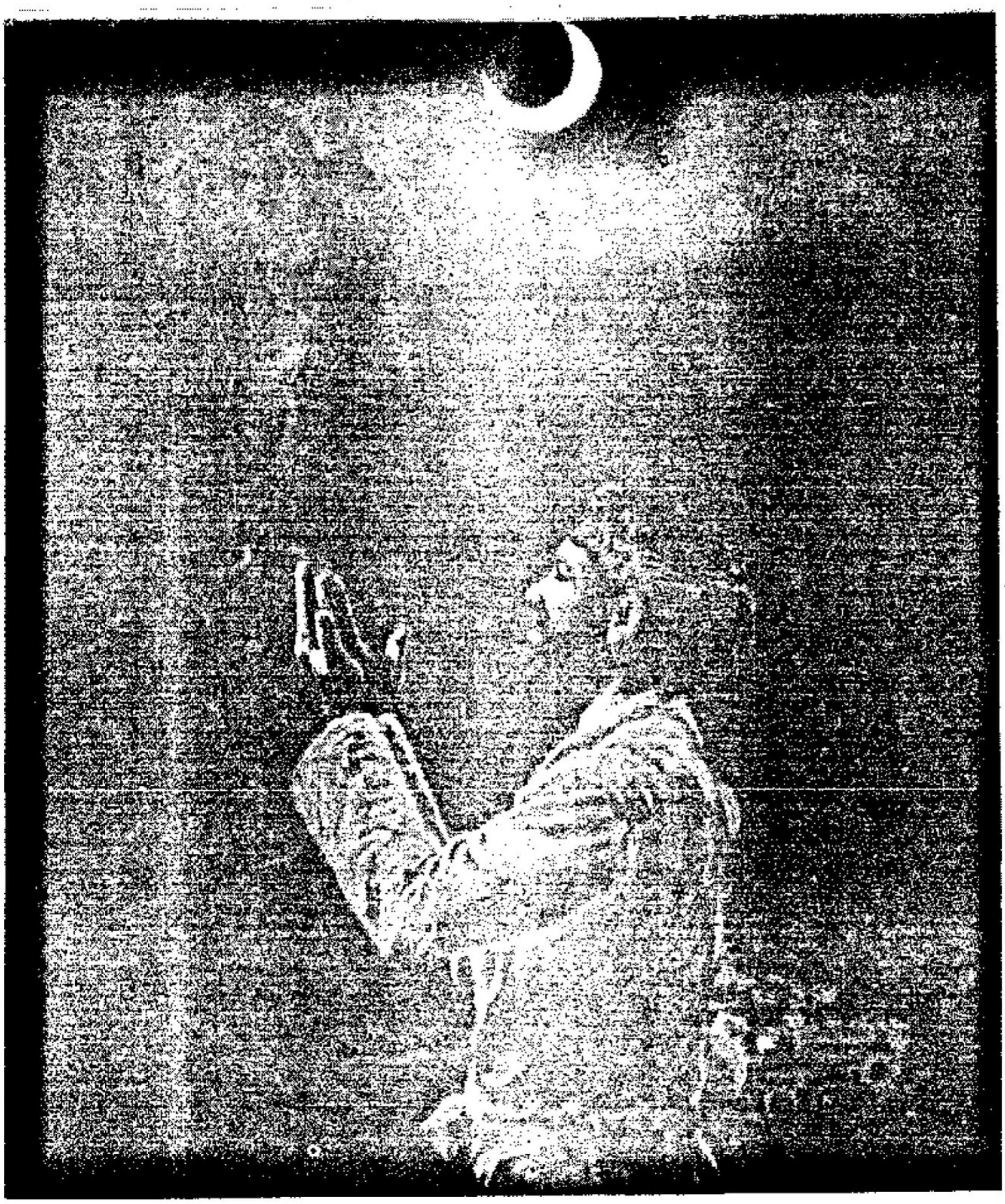
دُکھوں اور دردوں کی دَوا

نمازِ شب



اُستادِ امام خمینی آیتُ اللہ ملکی تبریزی

یکے از مطبوعات

جامعۃُ الاطہر پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان

۲۔ڈی، ۸/۹ ناظم آباد۔کراچی۔پاکستان

فہرست

دُکھوں اور دردوں کی دَوا

نمازِ شب

استادِ امام خمینی آیتُ اللہ ملکی تبریزی

یکے از مطبوعات

جَامعۃ الاطہر پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان

8/9 - 2D ناظم آباد۔ کراچی

نام کتاب	دکھوں اور دردوں کی دوا	
مصنف	استاد امام خمینی آیت اللہ ملکی تبریزی	
مترجم	مولانا اسد علی شجاعتی	
ترتیب و نظر ثانی	دار الترجمہ	
ناشر	جامعۃ الاطہر پبلی کیشنز پاکستان	
تاریخ اشاعت	۱۹۹۲ء	
اشاعت اول	۲۰۰۰	۱۹۹۲
اشاعت دوم	۲۰۰۰	۱۹۹۲
اشاعت سوئم	۱۰۰۰	۱۹۹۳

o

نوٹ:۔

ھیڈ آفس :۔ ۱۱۶- پارسی کالونی ـ ـ ـ ـ نزد نمائش چورنگی۔ کراچی

مدرسہ :۔ جامعۃ الاطہر دہلوی نمبرے نزد سپرہائی وے۔ کراچی۔

آفس :۔ D-۲، ۸/۹ ناظم آباد۔ کراچی ــــ پاکستان فون: 623982

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دعاء حضرت صاحب الامر علیہ السلام

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَ انْکَشَفَ الْغِطَآءُ وَ انْقَطَعَ الرَّجَآءُ

اے پروردگار آزمائشوں کی یورش ہے۔ رسوائی کا سامان ہو چکا ہے۔ پردے ہٹ چکے ہیں۔ امیدیں ٹوٹ چکی ہیں زمین

وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مُنِعَتِ السَّمَآءُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَیْکَ

تنگ ہو چکی ہے۔ آسمان کے دروازے بند ہیں اور بس اب تیرا ہی سہارا ہے اور توہی فریادرس ہے

الْمُشْتَکٰی وَعَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

نیز تمام سختیوں اور آسانیوں میں فقط تجھ پر اعتماد ہے بارالہا محمدؐ وآل محمد پر

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِی الْاَمْرِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَیْنَا طَاعَتَهُمْ

درود نازل فرمایہ وہ اولی الامر ہیں جن کی اطاعت تونے ہم پر فرض کی ہے اور

وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِکَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِیْبًا

اس کی وجہ سے تونے ان کی منزلت سے ہمیں آشنا کیاہے لہذا ان ہی کے صدقے میں جلد از جلد پلک

کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا

مُحَمَّدُ
جھپکتے میں بلکہ اس سے بھی جلد ہماری مشکلات حل کردے ۔ اے محمدؐ اے
علیؑ اے علیؑ اے محمدؐ
اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَانِ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَانِ یَا
مَوْلَانَا
آپ دونوں ہماری حمایت کریں کیوں آپ کی حمایت ہمارے لئے کافی ہے آپ
دونوں ہماری مدد
یَاصَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ
اَدْرِکْنِیْ
فرمائیں ۔ کیونکہ آپ دونوں ہمارے مددگار ہیں اے ہمارے مولا اے صاحب
الزمان مدد کیجئے ، مدد کیجئے
اَدْرِکْنِیْ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ
اَلْعَجَلَ
مدد کیجئے ۔ ۔ نصرت فرمائیے ۔ نصرت فرمائیے ۔ نصرت فرمائیے ابھی ، اسی وقت
جلد تشریف لائیے جلد تشریف
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ ؕ
لائیے جلد تشریف لائیے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے ۔ واسطہ محمدؐ اور
اہل بیت اطہارؑ کا ۔

پیش گفتار

اس مادّی ترقی کے دور میں جبکہ انسانی، اخلاقی اور اسلامی اقدار رو بہ زوال ہیں .... خدا اور انسان کے ربط کی بات کرنا، عوام الناس کو اس مقدس رشتے سے متعارف و روشناس کرانا اور پھر لوگوں کو خدا پرستی کی طرف عملاً مائل کرنا ایک امر لازمی ہے اور یہی وہ اہداف ہیں جن کی جانب جامعة الطھر پبلی کیشنز پاکستان ۱۴۱۱ ہجری سے رواں دواں ہے۔ ان اہداف کے حصول کے لئے ہماری یہ کوشش رہے گی کہ ہم اسلام کے حقیقی نظریات، معارف کے ادراک اور قارئین کے علمی، دینی اور روحانی ذوق کی تسکین کے لئے مستند تبلیغات جاری کرتے رہیں۔

"دکھوں اور دردوں کی دوا" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

امید ہے کہ "دکھوں اور دردوں کی دوا" بھی...... اس سے قبل کی اشاعتوں کی طرح آپ کی روحانی تسکین کا باعث ہوگی۔

(ادارہ)

*****

نمازِ شب کی فضیلت

نمازِ شب!

کیا تم جانتے ہو کہ نمازِ شب کیا ہے؟

نمازِ شب ایک نور ہے جو ہر تاریکی کے بعد نمودار ہوتا ہے۔

اطمینان اور سکون قلب ہے ہر خوف و وحشت کے بعد۔

معاشرے میں رہتے ہوئے بھی تنہائی اور خلوت اختیار کرنا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

" نمازِ شب پروردگار کی خوشنودی کا باعث ہے۔ فرشتوں سے دوستی کا سبب ہے۔ پیغمبروں کی سنت ہے۔ معرفت کا نور، حقیقت پر یقین دلانے کا وسیلہ، جسمانی صحت کی وجہ، اور شیطان کی پریشانی کا موجب ہے۔ ایک اسلحہ ہے دشمنوں کے خلاف۔ دعا اور اعمال قبول ہونے کا سبب ہے۔ روزی میں برکت کا باعث ہے۔ موت کے فرشتے اور نمازی کے درمیان دوستی اور سمجھوتا کرانے والی چیز ہے۔ نمازِ شب قبر میں ایک چراغ کا کام دیتی ہے اور وہاں نرم بستر بھی بن جاتی ہے۔ منکر نکیر کا جواب ہے۔ ایک اچھا ہمدم ہے۔ قبر میں قیامت تک کے لئے نمازی کی ایک ملاقاتی ہے جب قیامت ہوگی تو نمازِ شب سر پر سایہ دے گی

بدن پر لباس اور تاریکی میں راہ دکھانے کیلئے نور کا کام دے گی ۔ آگ اور نمازی کے درمیان ایک حائل بن جائے گی ۔ اس کے اور خدائے تعالیٰ کے درمیان حجت ، اعمال کی ترازو میں ایک وزنی چیز، پل صراط سے گذرنے کیلئے ایک اجازت نامہ (پاسپورٹ) ، اور جنت کی کنجی بن جائے گی ۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ:

خدائے تعالیٰ نے اپنے ایک نبی پر وحی کی کہ "میرے بندوں میں ایسے بندے بھی ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں بھی ان کو پسند کرتا ہوں ۔ ان کے دل میری طرف اچھی طرح مائل ہیں ۔ اور میں بھی ان کا اچھا خیال رکھتا ہوں ۔ وہ مجھے یاد رکھتے ہیں اور میں بھی ان سے لاپرواہ نہیں ہوتا ہوں ۔ ان کی نظر میری طرف ہوتی ہے اور میری نظر ان کی طرف ہوتی ہے اگر تم ان کی روش اختیار کرو گے اور ان کے جیسا کام کرو گے تو تمہیں بھی میں اپنا دوست قرار دے دوں گا ۔ اور اگر تم ان سے دوری اختیار کرو گے تو میں تم سے نفرت اور دشمنی کروں گا ۔"

اس نبی نے پوچھا:

"خدایا وہ لوگ کیسے ہوں گے ؟"

خداوند تعالیٰ نے جواب دیا:

جس طرح چرواہا اپنی بھیڑوں کا خیال رکھتا ہے اسی طرح وہ لوگ دن ڈھل جانے کے خیال میں لگے رہتے ہیں۔ مغرب کے وقت سے ذرا پہلے جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے تک جانے کے لئے بے چین ہوتا ہے اسی طرح وہ لوگ سورج غروب ہو جانے کا ایک ایک لحظہ کر کے انتظار کرتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ باآواز بلند اچھے لحن سے پڑھ کر اپنے شوق کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر جب رات کی تاریکی پھیل جاتی ہے، بستر بچھا دیئے جاتے ہیں، پردے گرا دئے جاتے ہیں اور ہر عاشق اپنے دلدار کے ساتھ خلوت میں چلا جاتا ہے، تو ایسے میں ان کے قدم بڑے وقار کے ساتھ میری طرف بڑھتے ہیں۔ وہ اپنی زبان سے میرے ساتھ ہلکی آواز میں باتیں کرتے ہیں۔ میری نعمت و بخشش پانے کیلئے میری تعریف کرتے ہیں۔ ان کا عجیب حال ہوتا ہے۔ کبھی وہ فریاد کرتے ہیں تو کبھی رونے لگتے ہیں۔ کبھی آہیں تو کبھی شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ کبھی کھڑے ہوتے ہیں تو کبھی بیٹھ جاتے ہیں۔ کبھی رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں تو کبھی سجدہ کرنے لگتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ میرے لئے بہت زحمت اٹھاتے ہیں۔ میں خود سنتا ہوں کہ میری دوستی کے سلسلے میں ان کو کیا شکایت ہے۔

پھر میں ان کو تین چیزیں دیتا ہوں:

پہلی چیز یہ کہ میں اپنے نور سے ان کے دلوں کو منور کر دیتا ہوں۔ ایسی صورت میں جس طرح میں ان سے باخبر رہتا ہوں اسی طرح وہ مجھ سے باخبر رہتے ہیں۔

دوسری چیز یہ کہ میں ان کا ثواب بہت بڑھا دیتا ہوں۔ اتنا کہ اگر تمام آسمان و زمین اور تمام موجودات اور چیزوں کو ان کے میزان (ترازو) کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں ان کا ثواب ہو تو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ثواب کا وزن زیادہ ہے۔ اس طرح میں ان کی نظر میں دنیا اور دنیا کی

چیزوں کو حقیر بنا دیتا ہوں۔

اور تیسری چیز یہ کہ میں اپنا رخ ان کی طرف کر دیتا ہوں۔ یعنی اپنے خاص کرم سے انہیں نوازتا ہوں۔ اور جس کی طرف میں اپنا رخ کرلوں، تو تمہارا کیا خیال ہے کوئی جانتا ہے کہ میں اسے کیا دینے والا ہوں؟!"

اس روایت کا ایک حصّہ یہ بھی ہے کہ:

"جن گھروں میں نماز شب پڑھی جاتی ہو اور قرآن کی تلاوت ہوتی ہو، جس طرح زمین والوں کو ستارے چمکدار اور روشنی پھیلانے والے نظر آتے ہیں ان کے گھر اسی طرح آسمان والوں کو نظر آتے ہیں۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں تم کو نماز شب پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ نماز شب پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں نماز شب کی۔۔"

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ نماز شب پڑھنے والے لوگ سب سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں؟ اس لئے کہ وہ لوگ خدا کیلئے نماز پڑھتے ہوئے رات گذار دیتے ہیں تو خدا بھی اپنے نور سے ان کے وجود کو زینت دے دیتا ہے۔

نماز شب کے سلسلے میں نازل ہونے والی آیتوں کے علاوہ اس کی فضیلت میں وارد ہونے والی روایتیں بھی متواتر ہیں۔

(متواتر ایسی حدیث کو کہتے ہیں جسے ہر زمانے میں اتنے راویوں نے نقل کیا ہو کہ اس کے صحیح ہونے کا اطمینان حاصل ہو جائے۔)

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (سورہ بنی اسرائیل ۱۷، آیت نمبر ۷۹)

یعنی " اور رات کے خاص حصے میں نماز تہجد قرآن کے ساتھ پڑھا کرو۔ یہ سنت تمہاری خاص فضیلت ہے۔ قریب ہے کہ (قیامت کے دن) خدا تم کو مقام محمود (اعلیٰ درجے) تک پہنچائے۔"

اگر نماز شب کی فضیلت میں اس آیت کے سوا اور آیت نہ ہوتی تو بھی یہی کافی تھی۔ خداوند تعالیٰ خود کتنا عظیم مرتبہ رکھتا ہے! جب وہ کسی درجے کو اعلیٰ قرار دے تو یقیناً اس کی عظمت ہمارے تصور سے کہیں زیادہ ہوگی۔

ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ قرآن کی تلاوت کے لئے رات کو جاگنا کیسا ہے؟........... امام نے جواب میں فرمایا:

" میں مبارکباد دیتا ہوں ہر اس شخص کو جو رات کا کچھ نہ کچھ حصہ عبادت و نماز میں گذار دیتا ہے۔"

جو شخص رات کا دسواں حصہ خدا کیلئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے صرف کر دیتا ہے تو خدا فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے اس بندے کا ثواب آج کی شب اگنے والے تمام درختوں، پتوں اور دانوں کی تعداد کے برابر لکھ دو اور اس تعداد میں دنیا میں موجود تمام چراگاہوں، بید کی تمام شاخوں اور گھانس پھونس کی تمام پتیوں کی گنتی بھی شامل کر دو!

اور جو شخص رات کا نواں حصہ عبادت میں گذارتا ہے خدا اس کی مراد پوری کر دیتا ہے، اس کو بخش دیتا ہے اور قیامت کے دن نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیتا ہے۔

اور جو شخص رات کا آٹھواں حصہ عبادت میں گذارتا ہے اس کو خدا ایسے شخص کے برابر ثواب دے دیتا ہے جس نے سچی نیت کے ساتھ میدان جہاد کی سختیوں کو برداشت کیا ہو اور شہید ہو گیا ہو! صرف یہی نہیں بلکہ اس کو اتنی اجازت بھی خدا عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کر سکے۔

اور جو شخص رات کا ساتواں حصّہ نماز پڑھتے ہوئے گذار دیتا ہے حشر کے دن قبر سے کچھ اس عالم میں نکلے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح دمکتا ہوا ہوگا۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ پل صراط سے بہت آرام کے ساتھ گذر جائے گا۔

اور جو شخص رات کا چھٹا حصّہ نماز پڑھنے میں گذار دیتا ہے اس کا نام اوابین (خدا کی طرف رجوع کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور جو شخص رات کا پانچواں حصّہ عبادت و نماز میں بسر کر دیتا ہے مرنے کے بعد وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ ہوگا!

اور جو شخص رات کا چوتھا حصّہ نماز میں صرف کر دیتا ہے وہ ایسے حضرات میں شمار ہوگا جو تیز ہوا کی طرح پل صراط سے گذر جائیں گے اور سب سے پہلے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بہشت میں ان کے درجوں کا بھی کوئی حساب معین نہیں ہوگا!

اور جو شخص رات کا تیسرا حصّہ نماز پڑھتے ہوئے گذار دیتا ہو کوئی فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو خدا کی جانب سے ملنے والے اس کے مقام کو دیکھ کر اس پر رشک نہ کرے اسے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ!

اور جو شخص آدھی رات نماز پڑھتے ہوئے بسر کر دیتا ہو اگر زمین کو ستر ہزار مرتبہ سونے سے بھر دیا جائے تب بھی اس کی جزا پوری نہیں ہوتی! اگر کوئی شخص حضرت اسماعیل پیغمبر کی نسل کے ستر غلاموں کو آزاد کرے تب بھی وہ آدھی رات نماز پڑھنے والے کی برابری نہیں کر سکتا!

اور جو شخص دو تہائی رات نماز پڑھتے ہوئے گذار دیتا ہے اس کی نیکیاں ریت کے ان ذرات کی طرح کثیر ہوتی ہیں جو ٹیلے کی شکل میں جمع ہو گئی ہوں۔

اور ٹیلا بھی ایسا جو کوہ احد سے دس گنا زیادہ بڑا ہو!۔

اور جو شخص پوری رات قرآن مجید کی تلاوت، رکوع، سجود اور خدا کے مسلسل ذکر میں گذار دیتا ہے تو خدا اس کو کم از کم اتنا ثواب ضرور عطا فرماتا ہے کہ اس کے تمام گناہوں کی تلافی ہو جاتی ہے۔ وہ ایسا بھی بن جاتا ہے جیسے آج ہی دنیا میں آیا ہو۔ صرف یہی نہیں بلکہ خدا نے جتنی بھی قسم کی نیکیاں اور جتنے بھی درجے بنائے ہیں اتنی نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ اس کی قبر ہمیشہ حشر تک برقرار رہنے والے نور سے روشن رہتی ہے۔ اس کا دل گناہ اور حسد سے پاک رہتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں بھی خداوند تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب سے آزاد قرار دیتا ہے۔ اسے "امان پانے والوں" کے ساتھ محشور کیا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:۔

"اے میرے فرشتوں میرے بندے کو دیکھو وہ رات بھر میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بیدار رہا۔ اسکو جنت میں جگہ دو اور ایک لاکھ شہر اسکے نام لکھ دو۔ اور ایسے شہر کہ جو اس کو پسند آئیں۔ جو بھی اسکی خواہش ہو اور اس کے خیال میں جو بھی ہو اسے دے دو۔ اسکی خواہش پوری کر دو۔ میں نے اسکی عزت بڑھا دی ہے اور اسے اپنا قرب عطا کیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ بھی میں اجازت دیتا ہوں کہ اسکو اپنی مرضی سے جو چاہے میری فراہم کی ہوئی نعمتوں میں سے دیتے رہو۔" ایک اور حدیث میں ابن عباس حضرت رسول اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا: [۱۴]

"خدا کا ایک فرشتہ ہے جس کا نام سخائیل ہے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز پڑھتا ہے تو وہ پروردگار عالم سے نمازی کے لئے جہنم

سے آزادی کا پروانہ اور اجازت نامہ حاصل کرلیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا:

" وہ مرد ہو یا عورت جس بندے کو بھی نماز شب کی توفیق حاصل ہو جائے اور وہ صرف خدا کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو، مکمل طریقے سے وضو کرے، سچی نیت اور فرمانبردار دل کے ساتھ، خضوع و خشوع اور خدا کے لئے روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ نماز پڑھ لے تو خداوند تعالیٰ اسکے پیچھے فرشتوں کی نو صفیں کھڑی کر دیتا ہے۔ ہر صف میں اتنے فرشتے کھڑے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا انکو کوئی گن نہیں سکتا اور ہر صف اتنی لمبی ہوتی ہے کہ اسکا ایک سرا مشرق میں ہوتا ہے اور اسکا دوسرا کنارا مغرب میں چلا جاتا ہے۔ پھر جب اس کی نماز ختم ہوتی ہے تو جتنے فرشتے اسکے پیچھے نماز پڑھ چکے ہوتے ہیں ان کی تعداد کے برابر خدا اس نمازی کا درجہ لکھ دیتا ہے۔"

نماز شب نہ پڑھنے کے اثرات

جو شخص نماز شب کی اہمیت نہیں سمجھتا اور نماز شب نہیں پڑھتا وہ منزلت اور رتبے کے اعتبار سے بہت پست ہوتا ہے۔ کتاب بلدالامین میں حضرت امام جعفر صادقؑ کا ایک قول نقل ہے کہ:

" جو شخص بھی نماز شب نہ پڑھے وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے!"

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق نے کچھ یوں فرمایا ہے:

" خدا کی مخلوق میں سب سے زیادہ خدا کے غضب کا نشانہ وہ شخص ہے جو رات بھر کسی مردار لاشے کی طرح پڑا رہتا ہے اور دن بھی

سستی اور کاہلی میں گزار دیتا ہے۔"

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

"کوئی شخص بھی رات بھر نہیں سوتا مگر یہ کہ شیطان اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے (جو شخص بھی رات بھر سوتا رہتا ہے شیطان اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے)۔ ایسا رات بھر سونے والا شخص قیامت کے دن تھکا مارا اور بیچارگی کا مارا نظر آئے گا۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے فرشتہ رات میں دو بار بیدار نہ کرتا ہو۔(ایک فرشتہ ہے جو ہر شخص کو ہر شب دو بار نیند سے جگاتا ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے، خدا کے بندے! اٹھ جاؤ۔ اپنے پروردگار کو یاد کرو۔ اور اگر تیسری بار بھی وہ بیدار نہ ہو تب شیطان اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔"

میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں رات کو نماز پڑھنے والے ایک ایسے بزرگ کو پہچانتا ہوں جو بیدار کرنے والے فرشتے کی اس آواز تک کو سنتے ہیں۔ وہ فرشتہ کہتا ہے "جناب" تو وہ اٹھ جاتے ہیں اور قرآن پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ بھی صاحب دل ہوں تو ممکن ہے اس جیسی کوئی بات آپ کے ساتھ بھی پیش آئے۔ بہر حال نماز شب کی اتنی زیادہ فضیلتیں ہیں کہ آپ کو اگر ان فضیلتوں پر یقین حاصل ہو جائے تو پھر آپ کبھی اسکو ترک نہ کریں۔ نماز شب کو غیر اہم نہیں سمجھنا چاہیے یقیناً انسان خیر اور نیکی کا عاشق اور دلدادہ ہوتا ہے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا:

"نماز شب کا شوق رکھنے والا انسان اس پرندے کی طرح ہوتا ہے جو مغرب کے قریب اپنے آشیانے اور گھونسلے تک لوٹنے کا مشتاق ہوتا ہے اور اپنے گھونسلے تک پہنچنے کیلئے بے چین ہوتا۔ نماز شب کا شوقین بھی سورج غروب ہونے کے لئے ایک ایک لحظہ گنتا ہے اور جب مغرب ہو جاتی ہے تو خوشی سے وہ اپنے شوق کا اظہار کرتا ہے۔"

ظاہر ہے جس آدمی کو نماز شب کی ان فضیلتوں کا یقین ہو جائے تو وہ کس طرح اپنے شوق کو دبا سکے گا۔ انسان دنیا کے حاکموں، دولت مند لوگوں سے نزدیک ہونے کیلئے اور انکا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنا مال اور گھر بار سب کچھ چھوڑ دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ ان کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا پس خدا کیلئے بھی انسان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

رات بھر سوئے رہنے کی مذمت

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۶۵)۔

یعنی: "اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ خدا کی محبت میں سب سے زیادہ آگے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔" نماز شب ترک کرنے کیلئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ اسکی آنکھ نہیں کھلی تھی۔ اسکا یہ عذر قابل قبول نہیں ہے۔ امیر المومنین حضرت علیؑ سے کسی نے کہا:

"کل رات مجھے زور کی نیند آگئی تھی۔ اس لئے میں عبادت کی توفیق سے محروم رہ گیا۔"

امامؑ نے اس سے کہا:

"تم ایک ایسے شخص ہو کہ جس کے گناہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہوں!"

اگر ملک کا سربراہ یا وزیر اعظم کسی شخص کو رات کے دو بجے اپنے گھر بلائے تو دنیا دار آدمی ضرور رات کو دو بجے ہی اس کے پاس پہنچے گا۔ اور سو کر اٹھے یا دو بجے تک جاگتا رہے، مسلسل اسکو دھن لگی رہے گی کہ سرکار سے ملنے جانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ آدھی رات کو کوئی شخص اس کے پاس آکر ایک ہزار روپے اسے دے گا تو اسے نیند نہیں آئے گی کہ کہیں رہ شخص اور وہ وقت آکر گذر نہ جائے۔ آپ کسی ایسے شخص کے پاس جاہیں تو سو

سکتے ہیں جو آپ کو نماز شب کے وقت بیدار کر دے ۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو الارم کی گھڑی میں الارم بھر سکتے ہیں ۔ بہر حال ایسے بہانے چلنے والے نہیں ہیں ۔ پھر جب آدمی کو عادت ہو جاتی ہے تو وہ بغیر کسی ظاہری ذریعے کے خود بخود اٹھنے لگتا ہے ۔ اصل بات عزم اور دھن کی ہے ۔ دھن لگی ہو تو آدمی بہت سے کام کر جاتا ہے جو عام حالات میں مشکل نظر آتے ہیں ۔

خواب غفلت میں پڑے رہ جانے والے

جو لوگ نماز شب کے لئے نہیں اٹھتے ہیں انکی چند قسمیں ہوتی ہیں ۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آدھی رات تک جاگتے رہتے ہیں گپ شپ کرتے رہتے ہیں ۔ بے فائدہ اور لاحاصل مشغلوں میں دل لگائے رکھتے ہیں بلکہ ایسے کاموں میں مشغول رہتے ہیں کہ جن سے انہیں روکا گیا ہے مثلاً بات چیت کرتے ہیں تو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں دیکھتے اور سنتے ہیں تو ناچ گانا دیکھتے اور سنتے ہیں ۔ حلق تک پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں ۔

اس کے بعد نرم ترین انتہائی نرم بستر پر جا کر سو جاتے ہیں البتہ جب لوگ ایسے کام کرنے کے بعد سوئیں گے تو نماز شب کے لئے نہیں اٹھ سکیں گے ۔ انکے اختیار میں تھا کہ وہ رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ ایسا انتظام کرتے کہ بعد میں اٹھنا انکے لئے ممکن ہوتا ۔ مثلاً جلدی سو جاتے تاکہ آدھی رات کے بعد اٹھ سکیں ۔ ایسے لوگ تو سوتے رہنے کیلئے آدھی رات تک جاگتے ہیں ان کو پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد نہیں اٹھیں گے انکی اٹھنے کی نیت ہی نہیں ہوتی ہے ۔ زیادہ کھا پی لینے سے معدے کو ڈھنگ سے کام کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ معدے کی حرکت سست پڑ جاتی ہے اور دماغ پر ایک ہلکا سا نشہ طاری ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے آدمی کو زیادہ نیند آئے گی ۔ جو لوگ ابتدا کی آدھی رات جاگتے رہتے ہیں تو انکا یہ جاگنا خود سبب بنتا ہے کہ وہ

بقیہ تمام رات سوتے ہی رہیں ۔ اسی طرح رات کے ابتدائی حصّہ میں گناہ کرتے رہنا اس بات کا سبب بنتا ہے کہ رات کے آخری حصّہ میں ثواب سے محروم رہیں ۔ اسی طرح نرم و گرم بستر پر آرام کی جگہ پر سونا خود نیند کے زیادہ آنے کا باعث بنتا ہے اور ایسے مکانات پر یعنی نرم و گرم بستروں پر سونے کے بعد آدمی کیلئے بیدار ہونا زیادہ مشکل ہوتا ہے ۔

ایسے لوگ اگر بہانہ بنائیں کہ آدھی رات کے بعد وہ اٹھ نہیں سکے تو انکا یہ عذر قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ انکی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو نماز کے وقت کوئی نشہ آور چیز استعمال کر لے پھر بعد میں بہانہ بنائے کہ نماز کے وقت اسکی عقل کام نہیں کر رہی تھی ۔

آدمی چاہے تو آدھی رات کے بعد اٹھنے کے وسائل فراہم کر سکتا ہے ۔ بعض روایتوں میں ان وسائل کا ذکر ہوا ہے ۔ با قاعدہ جاگنے کی دھن لے کر اور اسکا اہتمام کر کے اگر آدمی رات کے ابتدائی اوقات میں سو جائے تو خداوند تعالیٰ اس پر لطف کرتا ہے اور اس کے لئے آدھی رات کے بعد جاگنا کچھ مشکل نہیں ہوتا ۔ خدا اس کو بندگی کی توفیق دے دیتا ہے ۔ وہ اپنے ذاتی آرام کو خدا کے لئے چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔ اگر کبھی نماز شب رہ جائے تو اس پر وہ شدت سے افسوس کرتا ہے اور اسکی تلافی کیلئے آئندہ شب زیادہ خیال رکھ کر سوتا ہے اور زیادہ لحاظ رکھتا ہے ۔ آدمی جتنا زیادہ اہتمام کر کے سوتا ہے خدا اتنا زیادہ اسکو اجر اور ثواب بھی دیتا ہے اور اتنی ہی زیادہ اسکی توفیق بڑھ جاتی ہے ۔ لیکن اہتمام اور لحاظ کرنے والے آدمی کے ساتھ ایسا موقع کم ہی پیش آتا ہے کہ وہ رات کو نہ اٹھ سکے ۔ ایک آدھ شب کبھی کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے ورنہ عام طور پر خدا اسے توفیق دیتا رہتا ہے ۔

شہید سید حسن شیرازی کی کتاب " سخن خدا " کے صفحہ نمبر ۵۶ پر لکھا ہے کہ خدا فرماتا ہے:

" اور میرے مومن بندوں میں سے ایسا بھی کوئی بندہ ہوتا ہے جو میری عبادت کی کوشش کرتا ہے نیند اور بستر سے بڑی خوشی کے ساتھ دستبردار ہو جاتا ہے اور بیدار ہو جاتا ہے ۔ میری خاطر نماز شب پڑھتا ہے ۔ میری عبادت کی راہ میں خود کو زحمت میں ڈالتا ہے ۔ میں اس پر لطف و کرم کرتے ہوئے ایک یا دو راتیں سوتا ہی رہنے دیتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ زندہ رہے ۔ باقی اور سلامت رہے ۔ ایسی صورت میں وہ صبح تک سوتا رہتا ہے ۔ پھر جب اٹھتا ہے تو خود پر اسے غصہ آتا ہے ۔ وہ خود کو ملامت کرتا ہے ۔ سرزنش کرتا ہے کہ میں آج رات کیوں عبادت سے محروم رہ گیا ۔ میں ایک دو راتیں اس لئے بھی اسکو سوتا چھوڑ دیتا ہوں تاکہ وہ اپنی شب بیداری اور عبادت پر فخر نہ کرے غرور میں مبتلا نہ ہو جائے، یہ نہ سمجھے کہ وہ دوسرے عبادت گذار بندوں سے بڑھ گیا ہے ۔ اسکو خیال رکھنا چاہیے کہ پیغمبر بھی اپنی کوتاہی کا اعتراف فرمایا کرتے تھے کہ عبادت ان سے کم ہو پاتی ہے ۔ جب آدمی اپنی کوتاہی کا خیال رکھتا ہے تو وہ غرور میں مبتلا نہیں ہوتا اور اسی طرح غلط فہمی کا شکار نہیں ہوتا کہ وہ مجھ سے نزدیک ہے ۔" بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بیماری اور کسی اور شرعی عذر کی وجہ سے واقعی کسی مجبوری کے تحت نماز شب نہیں پڑھ پاتے ۔ ایسے لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ۔

جس طرح کہ اشارہ ہوا بعض لوگوں کو کبھی کبھی بیدار نہ ہونے دینا بھی لطف و کرم ہوتا ہے خدا ایسے بندے کو کچھ بیمار کر دیتا ہے یا کسی اور عذر میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا رہے اور اسکے بدن کا نظام بھی بہتر ہو جائے روایت میں ہے کہ

" بیماری کی وجہ سے سوتے رہنے والے بندے کو
وہی ثواب ملتا ہے جو صحت کے عالم میں جاگ کر

کہ نماز پڑھنے کی جگہ ، نماز پڑھنے کا مقام اور محراب ، بلکہ آسمان کے دروازے جہاں سے اسکا عمل اوپر جاتا تھا مگر بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا تو یہ تمام چیزیں روتی ہیں ۔ دوسری قسم کے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے بہت سارے گناہ دیکھ کر خدا انکی توفیق سلب کر دیتا ہے نماز شب کیلئے نہ اٹھنا اور توفیق کا سلب ہو جانا گویا انکے لئے سزا ہوتی ہے ۔

طلبہ کے لئے ایک نصیحت

شیطان بعض لوگوں کو مثبت پہلو دکھا کر گمراہ کرتا ہے ۔ ان کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ اگر وہ زیادہ دیر تک جاگ کر پڑھتے رہیں گے اور علم حاصل کریں گے ، مطالعہ کریں گے ، پھر سو جائیں گے تو یہ انکے لئے زیادہ فضیلت کا باعث ہے ۔ ایسے بھی طلبا دیکھے گئے ہیں جو رات بھر مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور نماز شب کی نسبت مطالعہ کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں دراصل شیطان انہیں بہکا دیتا ہے ۔ ٹھیک ہے علم حاصل کرنے کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں ہے لیکن علم کی کچھ شرطیں ہیں ۔ پہلی شرط یہ ہے کہ علم مفید ہو ۔ مثلاً ایک علم ایسا ہے جسے

حاصل کرنا واجب کفائی ہے۔ یعنی ضرورت کی حد تک کئی افراد میں سے چند افراد وہ علم حاصل کرلیں تو ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ایک علم ایسا ہے جو واجب عینی ہے تو اسے چھوڑ کر واجب کفائی والے علم کا مطالعہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ مثلاً مغرب اور عشا کی نماز کا مسئلہ ہو اور آدمی نے یہ نمازیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے ان کا مسئلہ جان کر نماز پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح کوئی علم زیادہ اہم ہو اور کوئی کم اہم ہو تو زیادہ اہمیت والے علم کو چھوڑ کر کم اہمیت والا علم سیکھنا صحیح نہیں ہے۔ بہر حال جو شخص خدا کیلئے علم حاصل کرتا ہے اس کے لئے کچھ دیر کی نماز شب سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ آخرت کی فکر رکھنے والے افراد میں سے کوئی بھی اگر دنیا میں اعلیٰ عہدہ اور مقام پا چکا ہے تو وہ یقیناً نماز شب پڑھتا رہا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"جو شخص نماز شب نہ پڑھتا ہو وہ ہمارا شیعہ اور پیرو کار نہیں ہے:"

یہی بات ایک دوسری روایت میں کچھ یوں لکھی ہے:

جو شخص نماز شب نہ پڑھتا ہو وہ ہم میں

سے نہیں ہے۔"

ایک آدمی نے علامہ انصاری سے فتویٰ پوچھا کہ:

"رات میں مطالعہ کرنا زیادہ اہم ہے یا نماز پڑھنا؟"

آیت اللہ انصاری نے فرمایا:

"کیا تم رات میں حقہ بھی پیتے ہو؟"

اس نے جواب دیا: "جی ہاں۔"

آقائے انصاری نے حکم دیا:

"جتنی دیر حقہ پیتے ہو اس سے دوگنا وقت نماز شب میں صرف کرو!"

جب حقہ پینے کیلئے آدمی رات میں وقت نکال سکتا ہے تو مطالعے اور نماز شب کیلئے بھی الگ الگ وقت مقرر کر سکتا ہے۔ کوئی علم ایسا نہیں ہے جو انسان خدا کیلئے حاصل کرے اور وہ علم انسان کو نماز شب سے روکے۔ ایسا علم جو نماز شب سے روکتا ہو اس میں کوئی نور، کوئی فائدہ اور کوئی خیر نہیں ہوتا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"علم وہی ہے جو خوف خدا کے ساتھ ہو۔"

جس شخص کے دل میں خدا کا خوف ہو ممکن نہیں ہے کہ وہ رات کو جاگ کر نماز شب نہ پڑھے اور خدا کے خوف سے نہ روئے۔

مومن آدمی نماز شب پڑھتا ہے تو اس کا اثر دل پر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر وہی آدمی نماز شب چھوڑ کر رات میں کوئی علم حاصل کرے تو اس علم کا اثر دل پر کم ہوتا ہے۔ علامہ انصاری فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی پیچیدہ مسئلہ مطالعہ سے حل نہیں ہوتا تھا تو ہم رات میں نماز شب کے بعد گریہ وزاری کرتے تھے اور

خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگتے تھے۔ پھر ہم دیکھتے تھے کہ دوبارہ مطالعہ کرنے سے مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔

نماز شب اور دعا علم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ علم میں اضافے کا سبب ہے۔ بعض روایتوں میں بھی یہ بات واضح طور پر ملتی ہے کہ معرفت خدا زیادہ علم حاصل کرنے سے اتنی حاصل نہیں ہوتی جس قدر نماز شب اور رات میں مناجات پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ معرفت ایک نور ہے۔ خدا جس کے دل میں چاہے وہ نور پیدا کر دیتا ہے۔ رات کو عبادت کرتے ہوئے جاگنا دل کو نورانی بنا دیتا ہے۔ مومن کے دل میں موجود نور کو پائیدار اور ہمیشہ برقرار رہنے والا بنا دیتا ہے۔ یہ بات امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت میں بھی ملتی ہے۔ روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ جب کوئی بندہ ربی ربی کرتا ہے۔ میرے پالنے والے، میرے پروردگار کہتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے کہ:

"ہاں میرے بندے، مجھ سے مانگ تاکہ میں تجھے دوں، مجھ پر توکل کر تاکہ میں تیرے معاملات سلجھا دوں اور تجھے آسودہ حال اور مطمئن بنا دوں!"

نماز شب پڑھنے سے تعلیم حاصل کرتے رہنے کی ہمت میں اضافہ ہوتا ہے اور طالب علم ثابت قدمی سے ڈٹ کر علم حاصل کرتا ہے۔ صرف یہی نہیں، اس کے سمجھنے کی اور درست نتیجہ نکالنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مشاہدہ یہی کہتا ہے کہ نماز شب پڑھنے والے طلبہ ہی بعد میں مجتہد اور بڑے علماء بنے ہیں۔ ایسے طلبہ جو نماز شب چھوڑ کر رات میں دیر تک مطالعے کی کوشش کرتے رہے ہیں ان میں سے بہت کم کسی بلند مرتبے تک پہنچ پائے ہیں۔ ان کے علم میں برکت پیدا نہیں ہوئی ہے اور وہ اپنے علم سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکے ہیں۔

آداب

سونے سے پہلے کے آداب

مومن کو چاہیئے کہ وہ دن ہی سے اور خصوصاً رات کی ابتدا ہی سے نماز شب کے لئے جاگنے کی فکر کرے۔ ایسا انتظام کرے کہ اس کی نیند دن میں اور رات کے ابتدائی حصوں میں پوری ہو چکی ہو۔ آرام و اطمینان سے نماز پڑھنے کے اسباب فراہم کرلے۔ مثلاً نماز پڑھنے کی جگہ مناسب ہو۔ وہاں روشنی کا انتظام ہو۔ وضو کا پانی اور مسواک یا دانت صاف کرنے کا سامان پہلے سے فراہم ہو۔ اسی طرح دعاؤں کی کتابیں بھی ڈھنگ سے رکھی ہوں۔ یہ سب انتظام جب فراہم ہوں تو مندرجہ ذیل آیت پڑھے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰىٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

(سورہ کہف ۱۸: آیت نمبر ۱۱۰)

"اے رسولؐ کہہ دو کہ میں بھی تمہارے جیسا ہی (شکل و شباہت میں) ایک آدمی ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کی آرزو رکھتا ہو تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں اور وہ اپنے

پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

بہت سے نماز پڑھنے والوں نے ان کاموں کا تجربہ کیا ہے اور یہ ثابت ہوا ہے کہ اس طرح آدھی رات کو جاگنے میں آسانی ہوتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص رات میں کسی خاص وقت اٹھنا چاہے اور سونے کی تیاری کر لے تو اسے یہ کہنا چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ

اے خدا مجھے اتنی توفیق دے کہ میں خود کو تیری سزا سے محفوظ نہ سمجھوں۔

وَلَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ

اور یہ کہ میں تیری یاد سے غافل نہ ہو جاؤں۔

وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

اور مجھے غافلوں میں شمار نہ کر۔

پھر یہ کہے: "میں ------ بجے اٹھنا چاہتا ہوں۔" (خالی جگہ پر اپنی مرضی کے وقت کا ذکر کرے) خدا اس مومن کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور وہ اسے ٹھیک وقت پر جگا دیتا ہے جس کا اس بندے نے دعا کے بعد ذکر کیا تھا۔

مومن کو یہ جان لینا چاہیئے کہ نیند موت کی چھوٹی بہن ہے۔ موت کی جانشین ہے۔ جس طرح موت آدمی کو اس دنیا سے لے جاتی ہے اسی طرح نیند بھی اسے لے جاتی ہے۔ مومن کے ذہن میں خداوند تعالیٰ کا یہ قول رہنا چاہیئے بلکہ زبان پر بھی یہ آیہ شریفہ رہنی چاہیئے:

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط (سورہ زمر ۳۹: آیت نمبر ۴۲)

یعنی: "خدا لوگوں کی موت کے وقت ان کی روحیں اپنی طرف کھینچ کر بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے ان کی روحیں ان کی نیند میں کھینچ لی جاتی ہیں۔ بس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے چکا ہے ان کی روحوں کو روک لیتا ہے اور باقی سونے والوں کی روحوں کو پھر ایک مقررہ وقت تک کے لئے بھیج دیتا ہے۔"

پس مومن کو چاہیئے کہ جب وہ سونا چاہے تو نیند کے لئے یعنی چھوٹی موت کے لئے خود کو آمادہ کرلے۔ یہ تصور ذہن میں رکھے کہ نیند کے وقت بھی اس کی روح کھینچ لی جاتی ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ اس کی روح کو واپس بدن میں نہ بھیجے تو وہ مردہ بن جائے گا اور اپنے ارادے سے ہرگز نہ اٹھ سکے گا۔ اور اگر خدا اس کی روح کو واپس لوٹا دے گا تو یہ اس کا کرم ہوگا۔ اس لئے مومن کو سوتے وقت خلوص کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ:

رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحاً۔ (سورہ مومنون ۲۳: آیت نمبر ۹۹ اور ۱۰۰)

"اے میرے پروردگار! مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں اچھے اچھے کام کروں!"

اور نیند آنے تک خوف خدا دل پر طاری رکھنا چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دعا کے جواب میں پروردگار فرمادے: ہرگز نہیں! یہ تو بس بولنے کی حد تک کہہ رہا ہے!" (سورہ مومنون ۲۳: آیت نمبر ۱۰۰)

اسکے علاوہ باطہارت پاک و پاکیزہ حالت میں سونا چاہیئے۔ وضو کرکے سونا چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: "جو شخص باطہارت سوئے گا نیند کے دوران وہ ایسا شمار ہوگا جیسے مسجد میں عبادت کررہا ہو!" اور نیند آنے تک خدا کے ذکر میں مشغول رہے۔ اپنی جان و روح، اپنا دل و جسم، اور اپنے تمام کام خدا کے سپرد کردے۔ ایسا ہو جائے جیسے خود کو تلقین کررہا ہو کہ "جاؤ خدا کی بارگاہ میں!"

کتاب لقاء اللہ میں آقائے الحاج میرزا جواد ملکی تبریزی لکھتے ہیں کہ:

"اگر معرفت کی باتوں پر غور فکر کرتا ہوا سوئے تو کیا کہنے! یہ تو ایک کرامت ہوگی! ورنہ کم ازکم یہ ہو کہ ذکر خدا اور کسی نہ کسی ورد میں مشغول ہوجائے۔ نیند کی غنودگی طاری ہونے تک کچھ نہ کچھ خدا کا ذکر پڑھتا رہے۔ مثلاً یااللہ کہتا رہے کہتے کہتے زبان ساتھ چھوڑدے اور آدمی نیند کے عالم میں چلا جائے تو یہ بہت اچھا ہے۔ ایسی صورت میں اس کی ہر سانس بھی دہرائے گی۔ کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ آس پاس کے بیدار حضرات بھی سانس کو ذکر خدا کے لفظ دھراتے ہوئے سن لیتے ہیں!" (لقاء اللہ، صفحہ نمبر ۹۰)

البتہ سونے سے پہلے کے کچھ آداب معصومین علیہم السلام سے منقول ہوئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

جب بستر پر جائے تو خدا کا نام لے اور یہ آیت پڑھے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ (سورہ بقرہ: آیت نمبر ۲۸۵)

یعنی: "ہمارے پیغمبرؐ (محمدؐ) پر جو کچھ ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر وہ خود بھی ایمان لائے اور مومنین بھی ایمان لائے۔ سب لوگ خدا، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (سب کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی کو ان کی صف سے جدا نہیں کرتے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے تیرا حکم سنا اور مان لیا۔ پروردگارا ہمیں تیری جانب سے مغفرت کی خواہش ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" یہ آیت مومن کچھ اس طرح پڑھے کہ خدا کی نعمتوں کی طرف متوجہ رہے اور یہ سوچے کہ پروردگار نے کیسی بڑی بڑی اور گراں قدر

نعمتوں سے اسے نوازا ہے! یہ دھیان میں لائے کہ اس امت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت جیسی نعمت بھی نصیب ہوگی اور سچے دل سے وہ ان نعمتوں پر خدا کا شکر گزار بن جائے۔

یہ آیت پڑھنے کے بعد جناب فاطمہ زہرا علیھا السلام کی تسبیح (۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔ ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ) پڑھے۔

پھر سورہ حمد پڑھ لے

سونے سے پہلے کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ تین مرتبہ یا گیارہ مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔

ایک عمل یہ بھی ہے کہ تین بار کہے:

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَايَشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ وَيَحْكُمُ مَايُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ۔

(یعنی خدا اپنی قدرت سے جو چاہے کرتا ہے اور اپنی فوقیت اور برتری کی بنا پر جو چاہے حکم صادر فرماتا ہے)

کفعمی نے روایت کی ہے کہ جو شخص بھی یہ ورد سوتے وقت تین مرتبہ پڑھے گا وہ ثواب کے اعتبار سے ایسا ہے جیسے کہ اس نے ایک ہزار رکعت نماز پڑھ لی ہو (ملاحظہ کیجئے "الباقیات الصالحات" از محدث قمی اور مفاتیح الجنان کا حاشیہ)

سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنا مروی ہے۔ (سورہ بقرہ ۲: آیت نمبر ۲۵۵ سے آیت نمبر ۲۵۷ تک)

اس کے علاوہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ اور ۱۹ پڑھنا بھی وارد ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، اِنَّ

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَاللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ ، وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُو الۡكِتَابَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَاجَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًۢا بَيۡنَهُمۡ ، وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ۔

یعنی: "خدا نے خود اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تمام فرشتوں اور عدل پر قائم رہنے والے صاحبان علم نے بھی یہی گواہی دی ہے کہ برتری اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک سچا دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور اہل کتاب نے جو اس دین حق سے اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت میں اور حق و حقیقت معلوم ہو جانے کے بعد ہی کیا۔ اور جس کسی نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا تو وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"

اس کے بعد معصومین علیہم السلام سے مروی الفاظ میں استغفار کرے مثلاً امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں کئی انداز سے استغفار ذکر ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اسی کا ایک حصہ ہم یہاں نقل کر رہے ہیں:۔

رَبِّ اِنِّيۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ اِسۡتِغۡفَارَ

حَيَاءٍ

پروردگار، میں تجھ سے ایسی مغفرت طلب کرتا ہوں جو حیا کے ساتھ ہے۔

اَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ رِجَاءٍ

ایسی مغفرت جو امید کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ اِنَابَةٍ

ایسی مغفرت جو توجہ کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ رَغْبَةٍ

ایسی مغفرت جو رغبت کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ رَهْبَةٍ

ایسی مغفرت جو خوف کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ طَاعَةٍ

ایسی مغفرت جو اطاعت کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ اِيْمَانٍ،

ایسی مغفرت جو ایمان کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ اِقْرَارٍ

ایسی مغفرت جو اقرار کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ اِخْلَاصٍ

ایسی مغفرت جو خلوص کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ تَقْوٰی

ایسی مغفرت جو تقویٰ کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ تَوَكُّلٍ

ایسی مغفرت جو توکل کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُكَ اِسْتِغْفَارَ ذِلَّةٍ

ایسی مغفرت جو انکساری کے ساتھ ہے۔

وَاَسْتَغْفِرُکَ اِسْتِغْفَارَ عَامِلٍ لَّکَ

اور ایسے شخص کی طرح مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے لئے عمل کرتا ہو۔

هَارِبٍ مِّنْکَ اِلَیْکَ

اور ایک ایسے غلام کی طرح معافی مانگتا ہوں جو بھاگ گیا تھا اور اب واپس تیری خدمت میں لوٹ آیا ہو!

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

محمد و آل محمد پر رحمتیں نازل فرما۔

وَتُبْ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ

میری اور میرے والدین کی توبہ قبول کرلے!

بِمَا تُبْتَ وَتَتُوْبُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ

تونے بہت توبہ قبول کی ہے اور تو اپنی ساری مخلوقات کی توبہ قبول کر سکتا ہے

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

یَامَنْ یُّسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ

اے وہ ہستی جس کا نام ہی غفور و رحیم ہے۔

یَامَنْ یُّسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ

اے وہ ہستی جس کا نام ہی غفور و رحیم ہے۔

یَامَنْ یُّسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ

اے وہ ہستی جس کا نام ہی غفور (بہت مغفرت کرنے والا) و رحیم (بہت رحم کرنے والا ہے)!

اس استغفار کے بعد مومن تسبیحات اربعہ پڑھے۔

(سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

ایک مرتبہ)

ایک اور عمل دعا کی صورت میں ہے۔ حضرت اویس قرنیؒ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

" خدا کی پاک ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا جو شخص بھی سوتے وقت یہ دعا پڑھے گا، اس کے ہر حرف کے بدلے میں خداوند عالم سترہ ہزار روحانی فرشتوں کو بھیجے گا۔ ان کے چہرے سورج سے نوے ہزار گنا زیادہ روشن ہوں گے۔ وہ اس کے حق میں مغفرت طلب کریں گے، اس کے لئے دعا کریں گے۔ اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھیں گے اور اس رات اگر وہ مرجائے گا تو شہید کا مرتبہ پائے گا۔" پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

" اے اویس! خدا اس کو بھی بخش دے گا، بلکہ اس کے گھر والوں کو، بلکہ جس مسجد میں وہ نماز پڑھتا ہو اس کے مؤذن اور پیش امام کو بھی بخش دے گا!" اور وہ دعا یہ ہے:۔

یَاسَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ

اے سلامتی کے ضامن امن فراہم کرنے والے نگہبانی کرنے والے

اَلْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ

غلبہ رکھنے والے زبردست دوسروں سے برتر

اَلطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ الْقَاهِرُ

پاک وپاکیزہ پاکیزگی عطا کرنے والے اٹل حکم دینے والے

اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ

قدرت رکھنے والے اقتدار والے

یَامَنْ یُنَادٰی مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

اے وہ ذات جسے پکارا جاتا ہے ہر گہری وادی سے

بِاَلْسِنَةٍ شَتّٰی وَ لُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ

طرح طرح کی بولیوں میں مختلف زبانوں میں

وَ حَوَآئِجَ اُخْرٰی

اور نت نئی حاجتوں کے ساتھ۔

یَامَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ

اے وہ ذات جس کی ایک مصروفیت دوسری مصروفیت کے سلسلے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَا تُغَیِّرُکَ الْاَزْمِنَةُ

تو ہی تو ہے جس کو زمانے کی گردش تبدیل نہیں کرتی۔

وَ لَا تُحِیْطُ بِکَ الْاَمْکِنَةُ

مقامات جس کا احاطہ نہیں کرتے۔

وَ لَا تَاْخُذُکَ نَوْمٌ وَّ لَا سِنَةٌ

جسے نیند تو کیا اونگھ بھی نہیں آتی

یَسِّرْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ مَآ اَخَافُ عُسْرَهٗ

میرا وہ کام آسان بنادے جس کے مشکل ہونے کا مجھے اندیشہ ہے۔

وَ فَرِّجْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ مَآ اَخَافُ کُرْبَهٗ

میرے اس کام کی زحمتوں کو دور کردے جس کے تکلیف دہ ہونے کا مجھے اندیشہ ہے۔

وَ سَهِّلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ مَآ اَخَافُ حُزْنَهٗ

اور میرے اس کام کو خوش گوار قرار دے دے جس میں مجھے دکھ پانے کا اندیشہ ہے۔

سُبحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

تو ہر عیب سے پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

میں ظالموں میں شمار ہونے لگا ہوں۔

عَمِلْتُ سُوْءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

میں نے برا کام کیا ہے اور خود پر ظلم کیا ہے۔ پس میری مغفرت فرما۔

اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

تیرے سوا گناہ معاف کرنے والا بے شک اور کوئی نہیں ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور قدرت و قوت کا سرچشمہ خدائے بزرگ و برتر ہی ہے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

خدا اپنے نبی اور ان کی آل پر رحمتیں نازل کرے اور انہیں ہر طرح کی سلامتی عطا کرے۔

سونے والا آدمی سونے سے پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔ اور پہلے کے تمام نبیوں پر بھی درود بھیجے۔ یہ تھیں سونے سے قبل پڑھنے کی کچھ چیزیں اور روایتوں میں ان سب کے لئے بے شمار فضیلتیں ذکر ہوئی ہیں۔

اور اس طرح سے داہنی کروٹ لیٹے کہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے مردہ قبر میں لٹایا جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، نیند آجانے تک کچھ نہ کچھ ذکر خدا کرتے رہنا چاہئیے۔ ایسی صورت میں نیند بھی عبادت میں شمار ہوگی۔ خدا کا فضل و کرم اس پر ہوگا اور ایسی نیند، غافلوں کے جاگتے رہنے سے بہتر ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے اہتمام

سے سونے والے حضرات کرامت والے قرار پائیں اور ان کے خواب بھی خوش خبریوں والے ہوں۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ (سورہ یونس ۲: آیت نمبر ۶۴)

"ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔"

اس آیت کی تفسیر میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان کے مطابق دنیا کی خوش خبری سچے خواب ہیں اور آخرت کی خوش خبری جنت ہے۔

ایسے ہی حضرات ہوتے ہیں جو خواب میں آئمہ اور معصومین علیہم السلام کی زیارات کرتے ہیں۔ خدا گواہ کہ میں ایک ایسے شخص کو پہچانتا ہوں جس نے خواب میں نہ صرف ایک امام کی زیارت کی ہے بلکہ کچھ گراں قدر اور قیمتی معلومات حاصل کی ہیں پوشیدہ راز پوچھے ہیں۔ اور ایسے جواب حاصل کئے ہیں کہ اس کی بصیرت کی آنکھ مزید کھل گئی ہے۔

سونے کے دوران کے آداب:-

اٹھنے کے وقت سے پہلے کبھی کبھی آنکھ کھل جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ آدمی کچھ نہ کچھ ذکر کرے خواہ وہ ذکر معصومین علیہم السلام سے منقول ہو یا منقول نہ ہو۔ مثلاً کروٹ بدلتے ہوئے تسبیحات اربعہ زبان پر جاری کرے، یا اس کے چار حصوں میں سے پہلا حصہ (سبحان اللہ) چھوڑ دے اور فقط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ (سورہ ذاریات ۵۱: آیت نمبر ۱۷)

یعنی جنت کی نعمتیں پانے والے بندے دنیا کی زندگی میں ایسے تھے کہ عبادت کی وجہ سے "رات کو کم سوتے تھے۔"

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

(سورہ ذاریات ۵۱: آیت ۱۸)

"اور رات کے آخری حصّوں میں مغفرت کی دعائیں کرتے تھے"۔ ایسے حضرات کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

یہ لوگ جب بھی کروٹ بدلتے تھے تو کہتے تھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔"

بیدار ہو جانے کے بعد کے آداب

جب مومن کے اٹھنے کا وقت ہو جائے تو یہ ذہن میں لائے کہ خدا نے اس پر فضل کیا ہے اور ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ مناسب ہے کہ باقاعدہ بیٹھنے سے پہلے ہی سجدہ شکر بجا لائے۔ سجدے میں معصومین علیہم السلام سے مروی کوئی ذکر پڑھے۔ خاص اس موقع کے لئے بھی کچھ ذکر وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے آسان ذکر یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ لِاَعْبُدَهٗ وَاَشْكُرَهٗ

"تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے میری روح مجھے واپس لوٹا دی تا کہ میں اس کی عبادت کروں اور اس کا شکر بجالاؤں۔"

یوں بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ذکر سجدے میں جانے سے پہلے بیدار ہوتے ہی پڑھ لے اور پھر سجدے میں جائے۔

بیدار ہو جانے کے بعد سجدے میں پڑھنے کا ایک ذکر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو یہ ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ مِنْ مَّرْقَدِيْ هٰذَا

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے مجھے میرے اس بستر سے اٹھایا۔

وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اگر وہ چاہتا تو قیامت کے دن تک میں اس بستر پر بے حس و حرکت پڑا رہتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے رات اور دن میں سے ہر ایک کو دوسرے کا جانشین بنایا۔

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا

ہر اس شخص کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر بجالانے کا ارادہ کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے رات کو پردہ اور نیند کو راحت کا وسیلہ بنایا۔

وَجَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ نُشُورًا

اور شب و روز کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت قرار دیا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھے ہر عیب سے پاک سمجھتا ہوں۔

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

بے شک میں ظلم کرنے والوں میں شمار ہو گیا تھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَخْبُو مِنْهُ النُّجُومُ

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس کی نگاہ سے ستارے چھپ نہیں سکتے۔

وَلَا تُكِنُّ مِنْهُ السُّتُورُ

جس سے راز کی باتیں بھی چھپائی نہیں جا سکتیں۔

وَلَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ مَا فِي الصُّدُورِ

اور دلوں کے بھید بھی اس سے مخفی نہیں رہ سکتے۔

پھر سجدے سے سر اٹھائے اور بیٹھ کر یہ پڑھے:۔

حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ بندے ہوں یا نہ ہوں میرے لئے پروردگار ہی کافی ہے۔

حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ. مُنْذُ کُنْتُ حَسْبِیْ

میرے لئے وہی کافی ہے جو کافی ہے۔ میرے آغاز سے ہی وہ کافی ثابت ہوتا رہا ہے

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

میرے لئے خدا کافی ہے وہ کتنا اچھا سرپرست ہے!

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

"جب میں (معراج پر جاتے ہوئے) دنیا کے آسمان تک پہنچا تو میں نے سرخ موتیوں سے بنا ہوا ایک محل دیکھا جس کے چالیس دروازے تھے (یہاں تک کہ آنحضرت نے فرمایا) اور جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو میری نظر ایک سفید گنبد پر پڑی۔ جنت کی ہوائیں اس کے اوپر سے گذر رہی تھیں۔ اس گنبد میں سونے کے بنے ہوئے ستر ہزار دروازے تھے۔ اور ہر دروازے کے نزدیک کئی ہزار حوریں بہت سے درختوں کے نیچے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ "یہ کس کا ہے؟" تو اس نے کہا کہ:

یہ اس کا ہے جو نیند سے بیدار ہونے کے بعد تین مرتبہ کہتا رہا ہو:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیًّا لَا یَمُوْتُ

اے زندہ اے ہمیشہ برقرار رہنے والے! اے زندہ جس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

اِرْحَمْ عَبْدَکَ الْخَاطِئَ الْمُعْتَرِفَ بِذَنْبِهٖ

اپنے اس خطاکار بندے پر رحم فرما جو اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے!

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

(ملاحظہ کیجئے منہاج العارفین از علامہ سمنانی صفحہ ۴۷۷)

بندہ جب نیند سے اٹھتا ہے تو ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرے۔ فرصت کو غنیمت سمجھے اور اس کوشش میں لگ جائے کہ اس کی یہ زندگی ایک پائیدار زندگی کی بنیاد بن جائے۔ ایسی زندگی کی بنیاد جس کے بعد کوئی موت نہ ہو۔ دنیا کی زندگی ایک سرمایہ ہے جو خدا نے اسے دیا ہے۔ اس لئے دیا ہے تاکہ وہ اسے تجارت میں لگائے۔ اس سرمائے سے وہ انتہائی قیمتی چیزیں بھی خرید سکتا ہے۔ پس اس سلسلے میں اس کو سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کو یہ جاننا چاہیئے کہ خدا سے بہتر اور اس سے زیادہ مفید کوئی اور ہستی نہیں ہے۔ اس جیسی کوئی اور ہستی ہے ہی نہیں۔ پس اگر انسان کو خدا مل جائے تو گویا اسے سب کچھ مل گیا۔ اس کی دنیا بھی بن گئی اور آخرت بھی بن گئی۔ آرزو تو بس خدا کی ہونی چاہیئے۔

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (سورہ انعام ۶: آیت نمبر ۹۱)

"بس خدا خدا کہو اور باقیوں کو چھوڑ دو!"

جو لوگ نفسانی خواہشات کے غلام ہوتے ہیں وہ روحانی لذتوں سے واقف نہیں ہوتے۔ اور جو لوگ اپنا پورا دھیان کمانے میں لگاتے ہیں اور عبادت کے لئے وقت نہیں نکالتے ان کو خدا پر توکل اور بھروسا نہیں ہوتا۔ جو رزق ملنے کا ہوتا ہے وہ تو مل کر رہتا ہے۔ نفسانی خواہشات کے اسیر بھی گھاٹے میں رہتے ہیں اور مال و دولت کے پجاری بھی نقصان ہی اٹھاتے ہیں۔ دنیا کا نہ سہی آخرت کی حقیقی اور دائمی زندگی کا نقصان تو ان کو ضرور ہوتا ہے۔

عقلمند انسان وہی ہے جو اپنے ضمیر کی آواز سنے۔ ضمیر کہتا ہے کہ خدا کی معرفت حاصل کی جائے۔ خدا کی محبت دل میں پیدا کی جائے۔ اعضا و جوارح سے اس محبت کا اظہار کیا جائے۔ خدا کے مقابل ہر چیز کو حقیر سمجھا جائے۔ آدمی

ہر وقت خدا کو حاضر و ناظر سمجھے۔ اپنے دل میں کسی ایسی ہستی کو جگہ نہ دے جو خدا کی راہ سے اسے ہٹانا چاہے۔ کتاب خدا سنت معصومین اور حکمت والے اقوال کی روشنی میں کائنات کے قوانین کو سمجھے۔ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے حالات نظر میں رکھے کہ وہ کس طرح خدا کی محبت میں سرشار رہتے تھے۔ حدیث معراج کے مطابق خدا فرماتا ہے کہ:

"میں اپنے بندوں کا دماغ اپنی شناخت کے سلسلے میں لگا دیتا ہوں۔ پھر ان کی عقل کا ایک مقام معین اور مقرر کر دیتا ہوں۔"

صحیفہ کاملہ کی انتیسویں دعا کے آخری حصے میں مادی اور روحانی رزق سے مربوط آیتیں ذکر ہوئی ہیں۔ آدمی اگر ان پر غور کرے تو کبھی نفسانی خواہشات اور روزی کے پیچھے اتنا نہ بھاگے کہ خدا کی نافرمانی ہونے لگے۔ لیکن انسان غفلت اور بھول کا شکار ہو جاتا ہے۔ جہالت کی وجہ سے وہ مادی چیزوں کے سلسلے میں غیر ضروری حد تک فکر مند ہو جاتا ہے۔ وحشت اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے دعائے عرفہ میں امام حسین علیہ السلام خدا کے حضور عرض کرتے ہیں کہ:

" اَنْتَ الْمُوْنِسُ لَهُمْ لِاَوْلِيَائِكَ حَيْثُ اَوْحَشَتْهُمُ الْعَوَالِمُ "

"جب دنیا کے حالات تیرے خاص بندوں کو وحشت زدہ کرنے لگتے ہیں تو تو ہی ان کا مونس غم خوار اور ہمدرد بن جاتا ہے"۔

اب ہم اس دعا کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جس کا ذکر ہم نے ابھی رزق کے موضوع پر صحیفہ کاملہ کے حوالے سے کیا ہے۔ ہمیں یہ نظر میں رکھنا ہے کہ امام زین العابدین معاشی امور اور تقسیم روزی کے سلسلے میں کیا حقیقتیں بیان کر رہے ہیں:۔

سے رزق طلب کرنے لگے جو تجھ سے رزق پانے والے ہیں - اور عمر رسیدہ لوگوں کی عمریں دیکھ کر ہم بھی بڑی عمر کی آرزو کرنے لگے - اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما - ہمیں ایسا پختہ یقین عطا کر کہ جس کے ذریعے تو ہمیں تلاش کرنے کی راہ میں ہونے والی پریشانیوں سے بچالے - خالص اطمینان کی کیفیت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے جو ہمیں رنج اور سختی سے چھڑالے -

وحی کے ذریعے تو نے صاف اور واضح وعدہ فرمایا ہے اور اپنی کتاب میں اس کے ساتھ ساتھ قسم بھی کھائی ہے کہ تو ہماری روزی کا ضامن ہے - اسی وحی اور اسی قسم کا واسطہ تو ہمیں روزی طلب کرنے کے سلسلے میں آنے والی پریشانیوں سے بچالے - تیرا قول برحق اور بہت سچا ہے - اور تیری قسم بھی سچی اور پوری ہونے والی ہوتی ہے - تو نے فرمایا ہے:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

(سورہ ذاریات ۵۱: آیت نمبر ۲۲)

"تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے" -

پھر تو نے یہ بھی فرمایا:

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ

(سورہ ذاریات آیت نمبر ۲۳)

"آسمان اور زمین کے مالک کی قسم یہ معاملہ بالکل ٹھیک ہے جیسا کہ تم بھی قائل ہو" -

نمازِ شب کا وقت

علامہ سمنانی کی کتاب "منہاج العارفین و معراج العابدین" میں لکھا ہے کہ نماز شب کا وقت آدھی رات سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک (یعنی

نماز فجر کے وقت تک) ہے۔ نماز شب البتہ صبح سے جتنے قریب کے وقت میں پڑھی جائے گی اس کی فضیلت اور اس کا ثواب اتنا ہی زیادہ ہے۔

یہ نماز آدھی رات سے پہلے پڑھ لینا صرف ایسے حضرات کے لئے جائز ہے جو گمان رکھتے ہوں کہ آدھی رات کے بعد نیند کے غلبے کی وجہ سے سفر میں ہونے کے باعث یا کسی اور عذر کی بنا پر نہیں پڑھ سکیں گے۔ ایسے حضرات آدھی رات سے پہلے نماز شب پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ مغرب کے وقت یعنی سورج ڈوبنے کے فوراً بعد یہ نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ یہ نماز مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد ہونی چاہیئے۔ اور ظاہر یہی ہے کہ آدھی رات سے پہلے بھی نماز شب ادا کی نیت سے پڑھی جائے۔ پھر اگر آدھی رات کے بعد بھی نماز پڑھنا ممکن ہو جائے تو اس کو دوہرانا اور دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

نماز شب بنیادی طور پر آٹھ رکعت کی نماز ہے دو دو رکعت کی چار نمازیں ہیں۔ پھر دو رکعت کی نماز شفع پھر ایک رکعت کی نماز وتر بھی پڑھ لینا بہت فضیلت اور ثواب رکھتا ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ تمام گیارہ رکعتیں عذر اور مجبوری کی صورت میں آدھی رات سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔

صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ادا کی نیت سے نماز شب پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی فجر کے وقت سے پہلے یہ سمجھے کہ پوری نماز شب (آٹھ رکعتیں) پڑھنے کا وقت باقی ہے مگر چار رکعتیں پڑھنے کے بعد ہی فجر ہو جائے تو وہ باقی نماز بھی ادا کی نیت سے پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر وہ یہ سمجھے کہ پوری نماز شب کا وقت باقی نہیں ہے تو اسے دو رکعت نماز شفع اور پھر ایک رکعت نماز وتر پڑھ لینی چاہیئے اور نماز صبح پڑھنے کے بعد وہ آٹھ رکعت نماز شب قضا کر لے۔

اگر نماز شب کی پہلی چار رکعتیں پڑھنے سے پہلے ہی صبح ہو جائے تو نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں وہ دو رکعتی نماز پوری کر لے اور باقی نمازیں قضا کی نیت سے نماز فجر کے بعد پڑھ لے۔

اگر آدمی کو اندازہ نہ ہو کہ آٹھ رکعت نماز کا وقت باقی ہے یا نہیں تب بھی وہ ادا کی نیت سے نماز شب شروع کر سکتا ہے۔

اگر آدمی کو یقین ہو کہ آٹھ رکعت سے کم نماز پڑھنے کا وقت باقی ہے تو اسے نماز شب شروع نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کے باوجود اگر وہ شروع کر دے تو (حرام تو نہیں ہے لیکن) نماز کے دوران اگر صبح ہو جانے کا علم ہو تو اسے نماز صبح کی (دو رکعت) نافلہ نماز قرار دے دینا چاہیئے۔

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صبح سے پہلے اٹھے اور نماز شفع نماز وتر اور نافلہ صبح پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں پوری نماز شب لکھ دی جاتی ہے۔

سورج غروب ہونے کے کچھ دیر بعد مشرق کی طرف سے کچھ ستارے طلوع ہوتے ہیں اور سورج کی طرح مغرب کی طرف آنے لگتے ہیں۔ جیسے ہی وہ سر پر سے گذر کر مغرب کی طرف جھک جاتے ہیں آدھی رات کا وقت یعنی نماز شب کا ابتدائی وقت ہو جاتا ہے۔

نمازِ شب کے آداب

تفصیل کے ساتھ نماز شب کے آداب ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہوئے ہیں مثلاً بحارالانوار کے باب صلواۃ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ مفاتیح الجنان میں بھی جو آداب ذکر ہوئے ہیں زیادہ تفصیل میں نہ جانے والے حضرات کے لئے وہی کافی ہیں۔ اس کے علاوہ محدث (شیخ عباس) قمی کی ایک اور کتاب "باقیات الصالحات" بھی (ایران میں) سب لوگوں کی دسترس میں ہے البتہ ہم یہاں علامہ سمنانی کی کتاب "مہناج العارفین و معراج العابدین" سے نقل کر رہے ہیں۔

نماز شب کا وقت ہو جائے تو مومن باطہارت ہو جائے۔ وضو کر لے۔

اور خوشبو لگا لے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"خوشبو لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا خوشبو لگائے بغیر ستر رکعت نماز پڑھنے سے افضل اور بہتر ہے۔

پھر قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا پڑھے جو وہ رات کو پڑھا کرتے تھے۔ وہ دعا (دعائے سید السجاد) یہ ہے:

اِلٰهِیْ غَارَتْ نُجُوْمُ سَمَائِكَ

اے میرے معبود! تیرے آسمان کے ستاروں کی روشنی ماند پڑ گئی ہے۔

وَنَامَتْ عُیُوْنُ اَنَامِكَ

تیری مخلوقات کی آنکھیں سو گئی ہیں۔

وَهَدَأَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ

تیرے بندوں اور چوپایوں کی آوازیں خاموش ہو چکی ہیں۔

وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَیْهَا اَبْوَابَهَا

حکمرانوں نے ان پر اپنے دروازے بند کر لئے ہیں۔

وَطَافَ عَلَیْهَا حُرَّاسُهَا

اور ان دروازوں کے آس پاس چوکیدار گھوم رہے ہیں۔

وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ یَسْئَلُهُمْ حَاجَةً

اور (حکمران) خود روپوش ہو گئے ہیں اب کوئی ان سے حاجت طلب نہیں کر سکتا

اَوْ یَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً

اب کوئی ان سے فائدہ حاصل کرنے نہیں آسکتا۔

وَاَنْتَ اِلٰهِیْ حَیٌّ قَیُّوْمٌ

لیکن میرے معبود! تو ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اور تیری حکمرانی ہر وقت برقرار رہتی ہے۔

لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

تجھے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ

اور ایک کام تجھے دوسرا کام کرنے سے روکتا بھی نہیں ہے۔

اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ

تیرے آسمان کے دروازے، تجھ سے مانگنے والوں کے لئے (ہر وقت) کھلے ہیں۔

وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغَلَّقَاتٍ

اور تیرے خزانے تالوں میں بند نہیں ہیں۔

وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوبَاتٍ

تیری رحمت کے دروازوں پر پردے نہیں پڑے ہیں۔

وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَأَلَكَهَا غَيْرُ مَحْظُورَاتٍ

تجھ سے مانگنے والوں اور تیری درگاہ سے ملنے والے فائدوں کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

بَلْ هِيَ مَبْذُولَاتٌ بلکہ وہ فائدے کھل کر مل رہے ہیں

اِلٰهِيْ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَئَلَكَ

میرے معبود! تو ایسا سخی ہے کہ مومنین (تجھ پر ایمان رکھنے والوں) میں سے کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ

اور ان میں سے جو بھی تیری طرف آتا ہے تو اس سے چھپ کر نہیں بیٹھا رہتا، تیرے اقتدار و جلال کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔

وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ

کچھ کمی کئے بغیران کی حاجتیں تیرے سوا کوئی پوری بھی تو نہیں کرتا!

وَلَا يَقْضِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ

بلکہ ان کی حاجتیں تیرے سوا کوئی پوری ہی نہیں کرتا!

اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرَانِيْ وَوُقُوْفِيْ

اے اللہ! تو مجھے دیکھ رہا ہے اور یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔

وَذُلَّ مَقَامِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ

تیرے حضور ایک عاجز اور بے کس آدمی کی طرح بیٹھا ہوں

وَتَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ

تو میرے رازوں سے بھی واقف ہے

وَتَطَّلِعُ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِيْ

تو میرے دل کی باتوں سے بھی آگاہ ہے

وَمَا يُصْلَحُ بِهٖ اَمْرُ آخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ

اور تو ان امور سے بھی باخبر ہے جن سے میری آخرت اور میری دنیا سنور جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ ذَكَرْتُ الْمَوْتَ وَاَحْوَالَ الْمُطَّلِعِ

اے خدا! جب میں موت کو یاد کرتا ہوں ان خوفناک امور سے متعلق سوچتا ہوں جن کی مجھے اطلاع دی گئی ہے

وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْكَ

اور اس بات کو دھیان میں لاتا ہوں کہ میں تیرے سامنے بے بس ہوں

تَغُصُّنِيْ مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ

تو میرا کھانا پانی میرے حلق میں اٹکنے لگتا ہے۔

وَاَغَصَّنِيْ بِرِيْقِيْ

میرا لعاب دہن خشک ہو جاتا ہے۔

وَاَقْلَقَنِیْ عَنْ وِسَادِیْ

میرا سر تکیے پر بے چینی سے ادھر ادھر حرکت کرتا ہے۔

وَمَنَعَنِیْ رِقَادِیْ

اور میری نیند غائب ہو جاتی ہے

وَكَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَّخَافُ بَيَاتَ مَلَكِ الْمَوْتِ

اور وہ شخص بھلا کیسے سو سکتا ہے جس کو ملک الموت کے آنے کا دھڑکا لگا ہوا ہو!

فِیْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ النَّهَارِ

رات کے کسی بھی حصہ میں اور دن کے کسی بھی حصے میں (وہ آسکتا ہے)۔

بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَايَنَامُ

بلکہ کوئی عقلمند کیسے سو سکتا ہے جبکہ موت کا فرشتہ جاگ رہا ہو!

لَابِاللَّيْلِ وَلَابِالنَّهَارِ

موت کا فرشتہ نہ تو رات میں سوتا ہے اور نہ ہی دن میں۔

وَيَطْلُبُ قَبْضَ رُوْحِهٖ بِالْبَيَاتِ

وہ تو راتوں رات اس کی روح قبض کرنے کے لئے بھی آمادہ ہے۔

اَوْفِیْ آنَاءِ السَّاعَاتِ

اور دن کے کسی حصے میں بھی!

اس دعا کے بعد حضرت سید سجاد علیہ السلام سجدے میں جاتے تھے اپنا رخسار مبارک خاک پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے۔

اَسْئَلُکَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَتَهَ عِنْدَ الْمَوْتِ

میں تجھ سے موت کے وقت آسانی اور راحت کا سوال کرتا ہوں!

وَالْعَفْوَ عَنِّیْ حِیْنَ اَلْقَاکَ

اور یہ بھی چاہتا ہوں کے جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو تو مجھے معاف کر چکا

ہو!

اس کے بعد حضرت نماز شب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے ۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد) اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کافرون (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْن) پڑھتے تھے ۔ نماز کے بعد دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے واللہ اکبر کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے ۔ بہتر ہے کہ دو رکعت کی اس نماز کے بعد ابو درداء کی وہ دعا پڑھی جائے جو انھوں نے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ حضرت آدھی رات کو یہ دعا پڑھا کرتے تھے :۔

اِلٰهِیْ كَمْ مِنْ مُوْبِقَةٍ حَلُمْتَ عَنْ مُقَابَلَتِهَا بِنِقْمَتِكَ

میرے معبود کتنی تباہیاں تیرے عذاب کی وجہ سے ہونے والی تھیں مگر تو نے حلم اور بردباری سے کام لیا!

وَكَمْ مِنْ جَرِيْرَةٍ تَكَرَّمْتَ عَنْ كَشْفِهَا بِكَرَمِكَ

اور کتنے گناہ کھل جانے والے تھے مگر تو نے کرم کیا اور ان پر پردہ رہنے دیا!

اِلٰهِیْ اِنْ طَالَ فِیْ عِصْيَانِكَ عُمْرِیْ

میرے معبود! اگرچہ میری زندگی کا ایک طویل عرصہ تیری نافرمانی میں گزرا ہے،

وَعَظُمَ فِی الصُّحُفِ ذَنْبِیْ

اور اگرچہ اعمال ناموں میں گناہ بہت لکھے گئے ہیں ۔

فَمَا اَنَا مُؤَمِّلٌ غَيْرَ غُفْرَانِكَ

پھر بھی میں تیری جانب سے مغفرت کے سوا کسی اور چیز کی امید نہیں رکھتا ۔

وَلَا اَنَا بِرَاجٍ غَيْرَ رِضْوَانِكَ

اور نہ تیرے رضامند ہو جانے کے سوا مجھے اور کسی چیز کی تمنا ہے!

فَتَهُوْنُ عَلَیَّ خَطِيْئَتِیْ

تو میری خطائیں مجھے معمولی معلوم ہوتی ہیں۔

ثُمَّ اَذْكُرُ الْعَظِيْمَ مِنْ اَخْذِكَ

پھر مجھے تیرے سخت حساب کا خیال آجاتا ہے۔

فَتَعْظُمُ عَلَيَّ بَلِيَّتِيْ

تو مجھے اپنی سزا بڑی لگتی ہے۔

آهِ اِنْ اَنَا قَرَأْتُ فِي الصُّحُفِ سَيِّئَةً

آہ، اس وقت کیا ہوگا جب میں نامہ اعمال میں ایسا گناہ بھی لکھا دیکھوں گا۔

اَنَا نَاسِيْهَا وَاَنْتَ مُحْصِيْهَا

جسے میں تو کر کے بھول گیا تھا مگر تو نے لکھ لیا!

فَتَقُوْلُ خُذُوْهُ

پھر تو کہہ دے گا" اسے پکڑلو!"

فَيَالَهُ مِنْ مَّاْخُوْذٍ لَّا تُنْجِيْهِ عَشِيْرَتُهُ

ہائے کس قدر بدنصیب ہوگا یہ گرفتار ہونے والا کے اسے رشتہ دار بھی نہ بچا سکیں گے!

وَلَا تَنْفَعُهُ قَبِيْلَتُهُ

اور اسے قبیلے والے بھی کوئی فائدہ ہنیں دے سکیں گے۔

آهِ مِّنْ نَارٍ تَنْضِجُ الْاَكْبَادَ وَالْكُلٰى

آہ، وہ آگ تو دل اور جگر کو بھون کر رکھ دے گی!

آهِ مِّنْ نَارٍ نَّزَّاعَةٍ لِّلشَّوٰى

اور آہ، وہ آگ تو کھال کو ادھیڑ دے گی!

آهِ مِّنْ غَمْرَةٍ مِّنْ لَّهَبَاتِ لَظٰى

اور آہ، وہ بھڑکتے ہوے شعلے اور ان کے گہرے غار!

اس کے بعد مومن کو چاہیئے کہ وہ روئے اور اپنی حاجت طلب کرے۔
مستحب ہے کہ آدمی جب نماز شب شروع کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ

اے خدا، بے شک میں تیری طرف متوجہ ہوں، تیرے نبیؐ کے وسیلے سے۔

نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہٖ

رحمت والے نبیؐ کے اور انؐ کی آلؑ کے وسیلے سے۔

وَاُقَدِّمُھُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ

اور ان کے سامنے بھی اپنے مسائل پیش کرتا ہوں۔

فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

پس ان کے واسطے سے مجھے دنیا اور آخرت میں سرخ رو کردے۔

وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

اور مجھے مقرب بندوں میں شمار کرلے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِھِمْ

اے خدا، ان کے واسطے سے مجھ پر رحم کر۔

وَلَاتُعَذِّبْنِیْ بِھِمْ

انہی کا واسطہ مجھ پر عذاب نازل نہ کر۔

وَاھْدِنِیْ بِھِمْ

انہی کا واسطہ مجھے ہدایت دے۔

وَلَاتُضِلَّنِیْ بِھِمْ

انہی کا واسطہ مجھے گمراہوں میں قرار نہ دے۔

وَارْزُقْنِیْ بِھِمْ

انہی کا واسطہ مجھے روزی عطا کر۔

وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِھِمْ

اور مجھے محروم نہ رکھ

وَاقْضِ لِیْ حَوَآئِجَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

اور میری دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری فرما۔

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

اور ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

اس کے بعد سات تکبیریں کہہ کر نماز شب کی پہلی دو رکعتیں پڑھیئے۔ ان سات تکبیروں کے بیچ بیچ میں پڑھنے کی دعائیں بھی ہیں جو (زیادہ تفصیلی کتابوں میں) ذکر ہوئی ہیں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ **قُلْ یَآ اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ** اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کا سورہ پڑھیئے۔

البتہ پہلی ہو یا دوسری، ہر رکعت میں حمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھنا افضل اور بہتر ہے، جب بھی ممکن ہو ایسا کیجئے۔

شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ توحید (**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**)، اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ کافرون پڑھنے میں زیادہ فضیلت ہے۔

شیخ بہائی مرحوم نے پہلی رکعت میں (حمد کے بعد) تیس مرتبہ سورہ توحید اور دوسری رکعت میں (حمد کے بعد) ایک ہی مرتبہ سورہ کافرون پڑھنے کو کہا ہے

نماز شب کی باقی چھ رکعتوں میں حمد کے بعد جو سورہ چاہیں پڑھ لیں، اگرچہ کوئی لمبا سورہ ہو۔ اگر فرصت ہو تو لمبے سورے پڑھنے میں زیادہ فضیلت ہے۔

ان نمازوں اور دیگر تمام مستحب نمازوں میں محض سورہ حمد پر بھی اکتفا کی جا سکتی ہے اور دوسرا سورہ پڑھے بغیر بھی رکوع کیا جا سکتا ہے ۔ قنوت میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ دینا بھی کافی ہے ۔ البتہ اگر وقت ہو تو طولانی دعائیں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے ۔

روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام واجب اور مستحب نمازوں کے قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اِلٰهِیْ کَیْفَ اَدْعُوْكَ وَ قَدْ عَصَیْتُكَ

میرے معبود! میں کیسے تجھ سے مانگوں جبکہ میں تیری نافرمانی کر چکا ہوں ۔

وَ کَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَ قَدْ عَرَفْتُكَ

اور کیسے تجھ سے نہ مانگوں جبکہ مجھے تیری معرفت حاصل ہو چکی ہے!

حُبُّكَ فِیْ قَلْبِیْ وَ اِنْ کُنْتُ عَاصِیًا

تیری محبت میرے دل میں ہے، کیا ہوا اگرچہ میں گنہگار ہوں ۔

مَدَدْتُ اِلَیْكَ یَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً

میں نے تیرے آگے وہی ہاتھ پھیلا دیا ہے جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے!

وَ عَیْنًا بِالرَّجَآءِ مَمْدُوْدَةً

اور وہی نگاہ تیری بارگاہ کی طرف لگائی جس میں امید ہی امید ہے ۔

مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ

میرے مولا! تو تو سب سے زیادہ عظیم ہے ۔

وَ اَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَآءِ

جبکہ میں سب سے زیادہ گرفتار ہوں ۔

وَ اَنَا الْاَسِیْرُ بِذَنْبِیْ

میں اپنے گناہوں کی وجہ سے پھنسا ہوا ہوں

اَلْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِیْ

میں پکڑا گیا ہوں اس لئے کہ مجھ سے جرم سرزد ہوا ہے۔

اِلٰهِیْ لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ

میرے معبود! اگر تو میرے گناہ کی وجہ سے مجھ پر زور ڈالے گا۔

لَأُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ

تو میں تیری بارگاہ سے ملنے والی معافی کا تجھ سے پر زور مطالبہ کروں گا!

وَلَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِجَرِيْرَتِیْ

اگر تو میری نافرمانی کی بات کرے گا۔

لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ

تو میں تیرے کرم کی بات کروں گا۔

وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ

اور تو اگر مجھے جہنم میں جھونک دینے کا حکم دے گا۔

لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا اِنِّیْ كُنْتُ اَقُوْلُ

تو میں جہنمیوں کو بتاؤں گا کہ میں تو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لاالہ اللہ، محمد رسول اللہ کہا کرتا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ

خدایا! بے شک اطاعت سے تو خوش ہوتا ہے۔

وَالْمَعْصِيَةِ لَا تَضُرُّكَ

لیکن نافرمانی سے تجھ کو کوئی نقصان بھی تو نہیں پہنچتا!

فَهَبْ لِیْ مَا يَسُرُّكَ

پس جس چیز سے تو خوش ہوتا ہے اس کا انعام دے دے،

وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا يَضُرُّكَ

اور جس چیز سے تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اسے نظر انداز کر دے!

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اور جب بھی فرصت اور ہمت ہو، قنوت میں امام محمد تقی علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الرَّجَاءَ لِسَعَةِ رَحْمَتِکَ اَنْطَقَنِیْ بِاسْتِقَالَتِکَ

خدایا! تیری بے انتہا رحمت کی امید نے میرے منہ میں زبان دے دی ہے کہ میں، تجھ سے کچھ مانگوں۔

وَالْاَمَلَ لِاِنَاتِکَ وَرِفْقِکَ شَجَّعَنِیْ

اور تیری نرمی اور شفقت کی ڈھارس نے مجھے اتنی جرات عطا کی ہے۔

عَلٰی طَلَبِ اَمَانِکَ وَعَفْوِکَ

کہ میں، تجھ سے امان اور معافی طلب کروں۔

وَلِیْ یَارَبِّ ذُنُوْبٌ

پالنے والے! میرے کچھ گناہ ہیں۔

قَدْوَاجَھَتْھَا اَوْجُهُ الْاِنْتِقَامِ

جو کئی لحاظ سے سزا کا باعث بن سکتے ہیں۔

وَخَطَایَا قَدْ لَاحَظَتْھَا اَعْیُنُ الْاِصْطِلَامِ

اور میری کچھ خطائیں ہیں جنہیں کڑی نظروں نے ملاحظہ کر لیا ہے۔

وَاسْتَوْجَبْتُ بِھَا عَلٰی عَدْلِکَ اَلِیْمَ الْعَذَابِ

جن کی وجہ سے تیرے عدل کا تقاضہ ہے کہ مجھ پر دردناک عذاب نازل ہو۔

وَاسْتَحْقَقْتُ بِاجْتِرَاحِھَا مُبِیْرَ الْعِقَابِ

اور جن میں آلودہ ہو جانے کے باعث میں بہت سخت سزا کا مستحق بن گیا ہوں۔

وَ خِفۡتُ تَعۡوِيۡقَهَا لِاِجَابَتِيۡ

مجھے اندیشہ ہے کہ ان گناہوں اور خطاؤں کا معاملہ اگر اتنکار ہے تو میری دعا مستجاب نہیں ہوگی۔

وَ رَدَّهَا اِيَّايَ عَنۡ قَضَاءِ حَاجَتِيۡ

ان کی وجہ سے میری حاجت پوری کرنے کی درخواست رد کردی جائے گی۔

بِاُبۡطَالِهَا لِطَلِبَتِيۡ

میرا مطالبہ مسترد کردیا جائے گا۔

وَ قَطۡعِهَا لِاَسۡبَابِ رَغۡبَتِيۡ

اور تیری جانب میری رغبت کے اسباب (مثلاً تیری رحمت و مغفرت) کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

مِنۡ اَجَلِ مَا اَنۡقَضَ ظَهۡرِيۡ مِنۡ ثِقۡلِهَا

ان گناہوں کا بوجھ اتنا ہے کہ میری کمر ٹوٹ گئی ہے۔

وَ بَهَظَنِيۡ مِنَ الۡاِسۡتِقۡلَالِ بِحَمۡلِهَا

میں جھک کر رہ گیا ہوں اور ان کو اٹھا کر سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا۔

ثُمَّ تَرَاجَعۡتُ رَبِّيۡ

پروردگارا میں نے لو لگالی ہے۔

اِلٰى حِلۡمِكَ عَنِ الۡخَاطِئِيۡنَ

تیری حلم سے جو خطا کرنے والوں کے لئے ہوتا ہے۔

وَ عَفۡوِكَ عَنِ الۡمُذۡنِبِيۡنَ

تیری معافی سے جو گنہگاروں کے لئے ہوتی ہے۔

وَ رَحۡمَتِكَ لِلۡعَاصِيۡنَ

اور تیری رحمت سے جو نافرمان لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔

فَاَقۡبَلۡتُ بِثِقَتِيۡ مُتَوَكِّلًا عَلَيۡكَ

پس جس چیز پر مجھے بھروسہ ہے اس کی امید میں آگیا ہوں ۔ تجھ پر توکل کرتے ہوئے ۔

طَارِحًا نَفْسِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ

خود کو تیرے حوالے کرتے ہوئے ۔

شَاکِیًا بَثِّیْ اِلَیْکَ

اور اپنی بدحالی کا تجھ سے شکوہ کرتے ہوئے ۔

سَائِلًا مَّا لَا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْ تَفْرِیْجِ الْهَمِّ

ایسی چیز مانگ رہا ہوں جس کا میں حقدار نہیں ہوں ، رنج سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔

وَلَا اَسْتَحِقُّهُ مِنْ تَنْفِیْسِ الْغَمِّ

اور جس کا میں مستحق نہیں ہوں ، غم کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہوں ۔

مُسْتَقِیْلًا اِیَّاکَ

اور تیرے سانے لب کشائی کر رہا ہوں ۔

وَاثِقًا مَّوْلَایَ بِکَ

میرے مولا ، مجھے تجھ پر اعتماد ہے ۔

اَللّٰهُمَّ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِالْفَرَجِ

خدایا مجھ پر احسان کر ، مصیبت سے نجات دے دے ۔

وَتَطَوَّلْ عَلَیَّ بِسُهُوْلَهِ الْمَخْرَجِ

مجھ پر کرم کر ، نجات کا راستہ آسان بنا دے ۔

وَادْلُلْنِیْ بِرَاْفَتِکَ عَلٰی سَمْتِ الْمَنْهَجِ

مہربانی کرکے مجھے راستے کی سمت بتادے ۔

وَاَزْلِقْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَنِ الطَّرِیْقِ الْاَعْوَجِ

اپنی قدرت دکھادے اور مجھے ٹیڑھے راستے پر بھٹکنے سے بچالے ۔

وَ خَلِّصْنِیْ مِنْ سِجْنِ الْكَرْبِ بِاِقَالَتِكَ

درگذر سے کام لے اور مجھے کرب کے قید خانے سے رہائی دے دے۔

وَ اَطْلِقْ اَسْرِیْ بِرَحْمَتِكَ

رحم کر اور پریشانی سے میری گردن چھڑا لے!

وَ طُلْ عَلَیَّ بِرِضْوَانِكَ

مجھ پر کرم کر اور مجھ سے راضی ہو جا!

وَ جُدْ عَلَیَّ بِاِحْسَانِكَ

مجھ پر عنایت کر اور اپنے احسانات سے مجھ کو نواز دے!

وَ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ

میری پریشان حالی پر ترس کھا۔

وَ فَرِّجْ كُرْبَتِیْ

میرے کرب کو دور کر دے۔

وَ ارْحَمْ عَبْرَتِیْ

میرے آنسو بہانے کو دیکھ کر ہی رحم سے کام لے!

وَ لَا تَحْجُبْ دَعْوَتِیْ

میری دعا پر پردہ نہ ڈال۔

وَ اشْدُدْ بِالْاِقَالَةِ اَزْرِیْ

میری معذرت قبول کر لے، میری کمر مضبوط ہو جائے گی۔

وَ قَوِّ بِهَا ظَهْرِیْ

میری پشت کو تقویت ملے۔

وَ اَصْلِحْ بِهَا اَمْرِیْ

اور میرا معاملہ اس طرح ٹھیک ہو جائے گا۔

وَ اَطِلْ عُمْرِیْ

اور میری عمر طویل کر دے۔

وَارْحَمْنِيْ يَوْمَ حَشْرِيْ وَحِيْنَ نَشْرِيْ

اور حشر کے دن تو مجھ پر رحم کر، خصوصاً اس وقت جب تو مجھے قبر سے اٹھائے گا۔

اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ

بے شک تو سخی ہے کریم ہے۔ مہربان ہے رحیم ہے۔

کتاب "الوسائل الی المسائل" میں یہ دعا ذکر ہوئی ہے اور لکھا ہے کہ مامون کی بیٹی کابین نے امام محمد تقی علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آباء واجداد سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کی ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت سے عرض کیا: یا محمد! خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ "یہ دعا دنیا اور آخرت کے خزانوں کی چابی ہے۔ اپنی حاجتیں طلب کرنے کے لئے اس کو وسیلہ بناؤ اور اپنی مراد پاؤ"۔

دوسری اور آٹھویں رکعت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

ایک اور عظیم الشان دعا یہ ہے۔ حاجتیں پوری کرانے کے لئے یہ دعا مناسب ہے۔ نماز شب کی ہر دوسری رکعت کے بعد، یا کسی بھی نماز کے قنوت میں ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ ملاحظہ کیجئے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

اے خدا! میں تجھ سے مانگتا ہوں۔

وَلَمْ يُسْئَلْ مِثْلُكَ

اور کوئی تجھ جیسا نہیں ہے جس سے مانگا جا سکے۔

وَاَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِيْنَ

مانگنے والوں کا سوال تیرے ہی در پر آتا ہے۔

وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ

اور تیری ہی بارگاہ کی طرف مائل ہونے والوں کا رجحان ہوتا ہے۔

اَدْعُوکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ

میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں۔ اور کوئی تجھ جیسا ہی نہیں کہ جس سے دعا مانگی جا سکے

وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ

میں تیری طرف مائل ہوں۔

وَلَمْ یُرْغَبْ اِلیٰ مِثْلِکَ

اور کوئی تجھ جیسا نہیں جس کی طرف مائل ہوا جائے۔

وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ

بے چارے بے قرار لوگوں کی سزا سننے والا تو ہی ہے۔

وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ

جن چیزوں کا مانگنا سب سے اہم ہے میں وہی تجھ سے مانگ رہا ہوں۔

وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا

ایسی ہی بڑی بڑی چیزیں جن پر نجات کا سب سے زیادہ دارومدار ہے۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے اللہ! دنیا میں مومنوں کافروں سب پر رحم کرنے والے! مومنوں پر دنیا و آخرت میں ہر جگہ رحم کرنے والے!

وَبِاَسْمَائِکَ الْحُسْنیٰ

تیرے اچھے اچھے ناموں کا واسطہ۔

وَاَمْثَالِکَ الْعُلْیَا

ان عظیم ہستیوں کا واسطہ جن میں تیری صفات کی جھلکیاں ہوں۔

وَ نِعَمِکَ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی

تیری نعمتوں کا واسطہ جو گنی نہیں جا سکتیں۔

وَ بِاَکْرَمِ اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ

اور تیرے انہی ناموں کا واسطہ جو تیرے نزدیک بلند مرتبہ ہیں۔

وَ اَحَبِّهَا اِلَیْکَ

اور جو تجھے سب سے اچھے لگتے ہیں۔

وَ اَقْرَبِهَا مِنْکَ وَسِیْلَةً

اور وسیلہ بننے کے اعتبار سے جو سب سے زیادہ موثر ہیں۔

وَ اَشْرَفِهَا عِنْدَکَ مَنْزِلَةً

اور جن کی قدر و منزلت تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ ہے۔

وَ اَجْزَلِهَا لَدَیْکَ ثَوَاباً

ثواب کے اعتبار سے جو بزرگ ترین ہیں۔

وَ اَسْرَعِهَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَةً

اور جن کے واسطے سے دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔

وَ اَسْئَلُکَ بِاَسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کا واسطہ دے کر جو چھپا ہوا ہے۔

خزانے کی طرح محفوظ ہے۔

اَلْاَکْبَرِ الْاَعَزِّ

جو سب سے بڑا اور عظیم ترین ہے۔

اَلْاَجَلِّ الْاَعْظَمِ الْاَکْرَمِ

جو بڑا عظیم، جلیل القدر اور اسم اعظم ہے۔

اَلَّذِیْ تُحِبُّهُ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰی بِهٖ

جس کو تو پسند کرتا ہے اور جو تیری خواہش اور مرضی کے مطابق ہے۔

عَمَّنْ دَعَاکَ بِهٖ

اس نام کے طفیل جو بھی دعا مانگتا ہے۔

فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَائَهٗ

اس کی خاطر تو اس کی دعا قبول کرلیتا ہے۔

وَحَقٌّ عَلَيْكَ

اور تیرا فرض ہے کہ

اَنْ لَا تَحْرِمَ سَائِلَكَ وَلَا تَرُدَّهٗ

تو اپنے سائل کو محروم نہ رکھے اور اسے خالی ہاتھ نہ لوٹائے۔

وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ

اور ہر اس نام کا واسطہ جو تجھ سے مخصوص ہے۔

فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ

جو توریت اور انجیل میں لکھا ہے۔

وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ

جو زبور اور قرآن مجید میں لکھا ہے۔

وَبِكُلِّ اِسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتُكَ

اور تیرے ہر اس نام کا واسطہ جس کو وسیلہ بنا کر تیرا عرش اٹھانے والے حضرات اور فرشتے دعا کرتے ہیں۔

وَاَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ

تیرے نبی اور رسول جس کا واسطہ دیتے ہیں۔

وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ

تیری مخلوق میں سے جو لوگ تیری اطاعت کرتے ہیں وہ بھی جس نام کو واسطہ بناتے ہیں اسی نام کا واسطہ۔

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔

وَاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ

اپنے ولی (امام زمانہ عجہ) کے ظہور میں جلد آسانی فراہم کردے۔

وَاَنْ تُعَجِّلَ خِزْیَ اَعْدَائِهٖ

اور بہت جلد ان کے دشمنوں کی رسوائی کا سامان کردے۔

اس کے بعد اپنے لئے دعا مانگیں۔ نماز شب کی آٹھویں رکعت سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد دس مرتبہ یا اللہ کہیں۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ

محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔ اور مجھ پر بھی رحم کر۔

وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَدِیْنِ نَبِیِّكَ

مجھے اپنے نبی کے دین پر برقرار رکھ۔

وَلَاتُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ

تونے مجھے ہدایت دی ہے، اب اس کے بعد میرے دل کو لغزش سے بچالے۔

وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

اور اپنی خاص رحمت سے مجھے نواز دے۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

خدایا! تو زندہ بھی ہے اور ہمیشہ برقرار رہنے والا بھی ہے۔

اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

تو بزرگ بھی ہے اور عظمت والا بھی۔

اَلْخَالِقُ الرَّازِقُ

تو پیدا کرنے والا بھی ہے اور رزق دینے والا بھی۔

اَلْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ

خلق کرنے والا بھی ہے اور مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے والا بھی۔

اَلْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ

حیات دینے والا بھی ہے اور موت دینے والا بھی۔

اَلْبَدِیُّ الْبَدِیْعُ

نئی نئی چیزیں عدم سے وجود میں لانے والا بھی ہے اور موجود چیزوں کے ذریعے
نئی چیز ایجاد کرنے والا بھی۔

لَکَ الْکَرَمُ وَ لَکَ الْجُوْدُ

کرم ہے تو تیرا ہی۔ سخاوت ہے تو تیری ہی۔

وَ لَکَ الْمَنُّ وَ لَکَ الْاَمْرُ

احسان ہے تو تیرا ہی۔ حکومت ہے تو تیری ہی۔

وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

تو یکتا ذات ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

یَا خَالِقُ یَا رَازِقُ

اے پیدا کرنے والے، اے روزی دینے والے

یَا مُحْیِیْ یَا مُمِیْتُ

اے حیات بخشنے والے، اے موت دینے والے۔

یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ

اے وجود عطا کرنے والے، اے بلند مقام رکھنے والے۔

اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

وَ اَنْ تَرْحَمَ ذُلِّیْ بَیْنَ یَدَیْکَ

میری اس عاجزی کو دیکھ جس سے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔

وَ تَضَرُّعِیْ اِلَیْکَ

میرے گڑگڑانے کو دیکھ کر مجھ پر رحم فرما۔

وَ وَحْشَتِیْ مِنَ النَّاسِ

یہ دیکھ لے کہ میں لوگوں سے وحشت زدہ ہوں۔

وَ اُنْسِیْ بِکَ وَ اِلَیْکَ یَا کَرِیْمُ

اور تجھ سے مانوس ہوں اور تیرا ہی انس چاہتا ہوں اے سخی!

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت علی علیہ السلام آٹھویں رکعت کے بعد پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَةِ مَنْ عَاذَبِکَ

اے خدا! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان لوگوں کے طفیل جنھوں نے تیری پناہ طلب کی۔

وَ لَجَا اِلٰی عِزِّکَ

جنھوں نے تیری قدرت کا سہارا لیا۔

وَاسۡتَظَلَّ بِفَیۡئِکَ

جنہوں نے تیری رحمت کا سایہ تلاش کیا۔

وَاعۡتَصَمَ بِحَبۡلِکَ

جنہوں نے تیری رسی کو مضبوطی سے تھاما۔

وَلَمۡ یَثِقۡ اِلَّا بِکَ

اور تیرے سوا کسی پر اعتماد نہیں کیا۔

یَا جَزِیۡلَ الۡعَطَایَا

اے بڑی بڑی نعمتیں عطا کرنے والے۔

یَا مُطۡلِقَ الۡاُسَارٰی

اے قیدیوں کو رہائی دلانے والے۔

یَا مَنۡ سَمّٰی نَفۡسَہٗ مِنۡ جُوۡدِہٖ وَھَّابًا

اے وہ ذات جس نے اپنی سخاوت دیکھ کر اپنا نام وھاب رکھا۔

اَدۡعُوۡکَ رَاغِبًا وَّرَاھِبًا

میں تجھ سے دعا طلب کرتا ہوں تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے خوف بھی رکھتے ہوئے۔

وَخَوۡفًا وَّطَمَعًا

تجھ سے سہمتے ہوئے بھی اور تیری طرف مائل ہوتے ہوئے بھی۔

لَکُنۡتُ مُقَصِّرًا

پھر بھی اتنی عبادت کہ شوق کے باوجود تیرا حق ادا نہیں کر سکتا۔

فِیۡ بُلُوۡغِ اَدَاءِ شُکۡرٍ خَفِیٍّ

معمولی سا شکر بھی ادا نہیں ہو پاتا۔

نِعۡمَةٍ مِّنۡ نِعَمِکَ عَلَیَّ

مجھے تو نے جتنی نعمتیں دی ہیں ان میں سے ایک کا شکر بھی ادا نہیں ہو پاتا۔

وَلَوْ اَنِّیْ کَرِیْتُ مَعَادِنَ حَدِیْدِ الدُّنْیَا بِاَنْیَابِیْ

اگر میں اپنے دانتوں سے دنیا میں موجود لوہے کی کانوں کا تمام لوہا چبالوں۔

وَحَدَثْتُ اَرْضَهَا بِاَشْفَارِ عَیْنِیْ

اگر اپنی پلکوں سے دنیا بھر کی زمین پر ہل چلادوں۔

وَبَکَیْتُ مِنْ خَشْیَتِکَ

اگر تیرے خوف سے رونے لگوں۔

مِثْلَ بُحُوْرِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ

اتنا روؤں کہ تمام آسمانوں اور زمینوں کے سمندر جتنے میرے آنسو ہو جائیں۔

دَمًا وَّ صَدِیْدًا

اور وہ آنسو بھی خون کے آنسو ہوں، اور میری آنکھیں زخمی ہو جائیں۔

لَکَانَ ذٰلِکَ قَلِیْلًا

تب بھی یہ کم ہی ہو۔

فِیْ کَثِیْرِ مَا یَجِبُ مِنْ حَقِّکَ عَلَیَّ

اس لئے کہ تیرا حق مجھ پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔

وَلَوْ اَنَّکَ اِلٰهِیْ عَذَّبْتَنِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ

اتنا رونے کے باوجود میرے معبود اگر تو چاہے تو مجھ پر عذاب نازل کرے۔

بِعَذَابِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ

تمام مخلوق کو جو سزا دینا ہے وہ اگر مجھے دے دے۔

وَعَظَّمْتَ لِلنَّارِ خَلْقِیْ وَجِسْمِیْ

دوزخ کی مناسبت سے میرے جسم کو اگر بڑا بنا دے۔

وَمَلَأْتَ طَبَقَاتِ جَهَنَّمَ مِنِّیْ

دوزخ کے تمام طبقوں کو اگر میرے وجود سے بھر دے۔

وَاِلْحَاحًا وَّ اِلْحَافًا

اصرار بھی ہے اور التماس بھی۔

وَتَضَرُّعًا وَّتَمَلُّقًا

گڑگڑانا بھی ہے اور تیری تعریف کرنا بھی

وَقَائِمًا وَّقَاعِداً

کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی

وَرَاكِعًا وَّسَاجِداً

رکوع کی حالت میں بھی اور سجدے میں بھی۔

وَرَاكِبًا وَّمَاشِيًا

سواری کرتے ہوئے بھی اور پیدل چلتے ہوئے بھی۔

وَذَاهِبًا وَّجَائِياً

جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی۔

وَفِي كُلِّ حَالَاتِي اَسْئَلُكَ

بہر حال میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں۔

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

محمد وال محمد پر رحمت نازل فرما

پھر اپنی حاجت طلب کیجئے۔

پھر شکر کے دو سجدے طریقے کے مطابق کریں۔ اور اگر ممکن ہو تو شکر کے ان دو سجدوں میں سے کسی ایک میں دعائے سید سجاد علیہ السلام پڑھ لیجئے۔ اور وہ یہ ہے:۔

اِلٰهِي وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَعَظَمَتِكَ

میرے معبود! تیری عزت اور عظمت اور تیرے جاہ و جلال کی قسم۔

لَوْاَنِّیْ مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِیْ

جب سے تو نے میری فطرت بنائی ہے۔

مِنْ اَوَّلِ الدَّھْرِ عَبَدْتُکَ

زمانے کی ابتداء سے اگر میں فطرت پر عمل کرتا تو تیری عبادت ہی کرتا۔

دَوَامَ خُلُوْدِ رُبُوْبِیَّتِکَ

جب تک تیری ربوبیت اور سرپرستی برقرار ہے۔

بِکُلِّ شَعْرَۃٍ فِیْ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ

میرا رواں رواں، بال بال، تیری عبادت کرتا ہر ہر لمحے میں۔

سَرْمَدَ الْاَبَدِ

ہمیشہ ہمیشہ دائمی طور پر۔

بِحَمْدِ الْخَلَائِقِ وَشُکْرِھِمْ اَجْمَعِیْنَ

تمام مخلوق ہی تیری تعریف کرتی ہے اور تیرا شکر بجالاتی ہے۔

حَتّٰی لَایَکُوْنَ فِی النَّارِ مُعَذَّبٌ غَیْرِیْ

اگرچہ یوں ہو جائے کہ دوزخ میں میرے سوا عذاب پانے والا اور کوئی نہ ہو۔

وَلَایَکُوْنَ لِجَھَنَّمَ حَطَبٌ سِوَایَ

جھنم کا ایندھن اگرچہ میرے سوا اور کوئی نہ ہو۔

لَکَانَ ذَالِکَ بِعَدْلِکَ

پھر بھی یہ تیرے عدل کے مطابق ہیو گا۔

قَلِیْلًا فِیْ کَثِیْرِ مَا اسْتَوْجَبَہٗ مِنْ عُقُوْبَتِکَ

کم ہی ہو گا جبکہ تیری جانب سے میں بہت زیادہ سزا کا حق دار ہوں۔

البتہ شیخ بہائی نے ذکر کیا ہے کہ یہ دعا نماز شب کی پہلی دو رکعتوں سے

فارغ ہونے کے بعد مومن پڑھے بظاہر یہ آٹھویں رکعت کے بعد سجدہ شکر سے مخصوص نہیں ہے۔

آٹھ رکعتوں کے بعد مومن کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز شفع بجالائے نماز شفع اور نماز وتر کو صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان پڑھنا بہتر ہے۔(نماز فجر کے وقت کو صبح صادق کہتے ہیں)۔

مشرق میں جہاں سے سورج نکلتا ہے وہاں سے کہکشاں جیسی روشنی کی ایک لکیر نمودار ہوتی ہے، اور یہی صبح صادق ہے۔ اس سے پہلے یہ ہوتا ہے کہ پورے آسمان میں یکساں طور پر تاریکی کم ہو جاتی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ صبح ہو چکی ہے۔ یہ صبح کاذب کا وقت کہلاتا ہے۔

نماز شفع کی دونوں رکعتوں میں حمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے دوسری رکعت میں قرات کے بعد رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔ نماز شفع میں قنوت پڑھنے کا قول ضعیف ہے۔ اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھ لے:

اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ

میرے معبود آج رات تیری بارگاہ میں بہت سے لوگ اپنی حاجتیں بیان کرنے آئے ہیں۔

وَقَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ

بہت سے لوگوں نے تیری بارگاہ کا رخ کیا ہے۔

وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ

تیرے فیض و کرم کی آس بہت سے سوالی لگائے بیٹھے ہیں۔

وَلَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ

آج رات تو بہت سی بخششیں اور کئی انعامات دینے والا ہے۔

وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ

بہت سی نعمتوں اور بے شمار تحفوں سے نوازنے والا ہے۔

تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے تو نوازے گا۔

وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْکَ

آج سے پہلے جس کو تو نے عنایت کا حق دار نہیں پایا ہے ممکن ہے آج بھی وہ محروم رہے۔

وَهَا اَنَاذَا عَبْدُکَ الْفَقِيْرُ اِلَيْکَ

اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں تیرا ہی بندہ ہوں جو تیرا محتاج ہے۔

اَلْمُؤَمِّلُ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ

جو تیرے فضل و کرم کی آرزو لئے بیٹھا ہے۔

فَاِنْ کُنْتَ يَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ

میرے مولا!! اگر تو نے فضل و کرم کا ارادہ کیا ہے۔

فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

آج کی رات

عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ

اپنے کسی بندے پر

وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِکَ

اور دوبارہ اس پر اپنا کرم کرنا چاہتا ہے۔

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

تو (سب سے پہلے) محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

اَلطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

جو پاک و پاکیزہ ہیں۔

اَلْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ

اور جو بہترین اور بافضیلت ہستیاں ہیں۔

وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ

پھر اپنے فضل و کرم سے مجھ کو نواز دے۔

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

اے سارے جہانوں کے پروردگار!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

اور اے خدا! اپنی رحمتیں نازل کر محمد پر جو تمام نبیوں کی زینت ہیں۔

وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

اور ان کی آل پاک پر رحمتیں نازل فرما۔

وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

انہیں ایسی سلامتی دے کہ سلامتی دینے کا حق پورا ہو جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

بے شک تو بہت لائق تعریف اور بہت عظیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ

اے اللہ! میں تجھ سے دعا مانگ رہا ہوں جس طرح کہ تو نے حکم دیا ہے۔

فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّ

پس تو میری دعا قبول کرلے جس طرح کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اس کے بعد کھڑا ہو جائے۔ سات تکبیریں کہے اور پھر ایک رکعت نماز وتر بجالائے۔ اگر سات تکبیریں نہ کہہ سکے تو نماز کی ایک تکبیرۃ الاحرام ہی پر اکتفا کرے۔ سورہ حمد کے بعد تین مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ ہر دفعہ جب یہ سورہ ختم ہو تو كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ کہے۔

البتہ سورہ حمد کے بعد نماز وتر میں ایک مرتبہ بھی سورہ توحید پڑھ سکتے

ہیں - ایک مرتبہ سورہ قل ھواللہ احد پڑھنے کی صورت میں اس کے بعد سورہ فلق اور سورہ ناس ایک ایک بار پڑھے -

اور مناسب ہے کہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کی آیت پڑھنے کے بعد کہے: -

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اسی طرح جب قل اعوذ برب الناس والی آیت پڑھے تو یہ ٹکڑا دہرا دے: -

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اس کے بعد قنوت پڑھنا شروع کرے، جہاں تک ہو سکے قنوت کو طول دے - واجب اور مستحب تمام نمازوں میں قنوت پڑھنا مستحب ہے - خاص طور پر نماز شب کے لئے قنوت کی خاصی تاکید ہے - اس نماز کا وقت معبود کے ساتھ راز و نیاز کرنے کا وقت ہوتا ہے - قاضی الحاجات (حاجتیں پوری کرنے والے) کے حضور حاجتیں پیش کرنے کا وقت ہوتا ہے - اور جو دعا چاہیں پڑھ سکتے ہیں - البتہ اس دعا کی خصوصیت یہ ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اسے نماز وتر کے قنوت میں پڑھا کرتے تھے -

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بردبار اور سخی ہے -

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو نہایت بزرگ و برتر ہے -

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ

ہر عیب سے پاک ہے اللہ جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار ہے -

وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ

جو ساتوں زمینوں کا پروردگار ہے -

وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ

ان سب چیزوں کا پروردگار ہے جو ان زمینوں آسمانوں میں یا ان کے اطراف میں موجود ہیں -

وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اور جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

اور یہ قنوت بھی پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ
اے خدا! تو وہی خدا ہے جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ زَيْنُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ
تو وہی خدا ہے جو آسمانوں اور زمین کی زینت ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ جَمَالُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ
تو وہی خدا ہے جو آسمانوں اور زمین کا حسن و جمال ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ عِمَادُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ
تو وہی خدا ہے جو آسمانوں اور زمین کا ستون ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ قِوَامُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ
تو وہی خدا ہے جو آسمانوں اور زمین کا ستون ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ صَرِيْخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ
تو وہی خدا ہے جو فریاد کرنے والوں کی فریاد سنتا ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
تو وہی خدا ہے جو پناہ مانگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ
تو وہی خدا ہے جو کرب میں مبتلا لوگوں کی مشکل آسان کرتا ہے۔
وَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ
تو وہی خدا ہے جو غم کے ماروں کو قلبی سکون عطا فرماتا ہے۔

وَ اَنْتَ اللّٰهُ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ

تو وہی خدا ہے جو بے چارے بے قرار لوگوں کی دعا قبول کر لیتا ہے۔

وَ اَنْتَ اللّٰهُ اِلٰهُ الْعَالَمِيْنَ

تو وہی خدا ہے جو سارے جہانوں کا معبود ہے۔

وَ اَنْتَ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

(خلاصہ یہ کہ) تو اللہ ہے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ اَنْتَ اللّٰهُ كَاشِفُ السُّوْءِ

تو اللہ ہے جو بدی کو برطرف کر دیتا ہے۔

وَ اَنْتَ اللّٰهُ

(بس خلاصہ یہی ہے کہ) تو اللہ ہے۔

بِكَ تُنَزَّلُ كُلُّ حَاجَةٍ يَا اَللّٰهُ

اے اللہ! تیری ہی بارگاہ میں ہر حاجت ذکر کی جاتی ہے۔

لَيْسَ يَرُدُّ غَضَبَكَ اِلَّا حِلْمُكَ

تیرے غضب کی روک تھام تیرا حلم ہی کرتا ہے۔

وَ لَا يُنْجِيْ مِنْ عِقَابِكَ اِلَّا رَحْمَتُكَ

تیرے عذاب سے نجات تیری رحمت ہی دلاتی ہے۔

وَ لَا يُنْجِيْ مِنْكَ اِلَّا التَّضَرُّعُ اِلَيْكَ

تیری پکڑ سے نجات کا ذریعہ تیرے حضور گڑگڑانا ہی ہے۔

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ يَا اِلٰهِيْ رَحْمَةً مِّنْكَ

اے میرے معبود! اپنی خاص رحمت سے مجھے نواز دے۔

تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

ایسی رحمت سے نواز دے کہ تیرے علاوہ کسی اور کے رحم و کرم کا سہارا لینا نہ پڑے۔

بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ بِهَا اُحْیِیَتْ جَمِیْعُ مَا فِی الْبِلَادِ

اپنی وہی قدرت دکھا دے جس کے باعث شہروں اور آبادیوں کے تمام لوگ زندہ ہیں۔

وَبِهَا تَنْشُرُ مَیْتَ الْعِبَادِ

اور جس کے باعث تو مر جانے والے بندوں کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔

وَلَا تُهْلِكْنِیْ غَمًّا

مجھے غم کے مارے ہلاک نہ ہونے دے۔

حَتّٰی تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ

مجھ پر اتنا کرم کر دے کہ میری مغفرت ہو جائے اور میں تیری رحمت کے سائے میں آجاؤں۔

وَتُعَرِّفَنِی الْاِسْتِجَابَةَ فِیْ دُعَائِیْ

میری دعا کو قبولیت سے آشنا کر دے۔

وَارْزُقْنِی الْعَافِیَةَ اِلٰی مُنْتَهٰی اَجَلِیْ

مرتے دم تک مجھے عافیت سے رکھ۔

وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ

میری پریشان حالی میں کمی کر دے۔

وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ

میرے دشمن کو میری ہنسی اڑانے کا موقع نہ دے۔

وَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ رَقَبَتِیْ

ایسا نہ ہو کہ میری گردن اسی کے ہاتھ میں چلی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ رَفَعْتَنِیْ

خدایا! اگر تو مجھے بلند مقام دے گا۔

فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَضَعُنِیْ

تو پھر کون ہے جو مجھے گرا سکے

وَاِنْ وَضَعْتَنِیْ

اور اگر تو مجھے پست کر کے رکھے گا۔

فَمَنْ ذَاالَّذِیْ یَرْفَعُنِیْ

تو پھر کون ہے جو مجھے بلند مقام دے سکے۔

وَاِنْ اَهْلَكْتَنِیْ

اگر تو مجھے ھلاکت میں ڈال دے گا۔

فَمَنْ ذَاالَّذِیْ یَحُوْلُ بَیْنَكَ وَبَیْنِیْ

تو پھر کون ہے جو میرے اور تیرے معاملے کے بیچ میں پڑے!

اَوْیَتَعَرَّضُ لَكَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِیْ

میرے کسی بھی معاملے میں کوئی. تجھ سے ٹکر لینے کی ہمت کیسے کر سکتا ہے!

وَقَدْ عَلِمْتُ

میں جانتا ہوں۔

اَنْ لَیْسَ فِیْ حُكْمِكَ ظُلْمٌ

کہ تیرا کوئی حکم ظلم پر مبنی ہنیں ہوتا

وَلَا فِیْ نَقِمَتِكَ عَجَلَةٌ

اور تو سزا دینے میں بھی جلدی ہنیں کرتا۔

وَاِنَّمَا یَعْجَلُ مَنْ یَخَافُ الْفَوْتَ

جلدی تو وہ کرتا ہے جس کو اندیشہ ہو کہ کام اب نہ کیا تو بعد میں موقع ہنیں ملے گا

وَاِنَّمَا یَحْتَاجُ اِلَی الظُّلْمِ الضَّعِیْفُ

ظلم کرنے کی ضرورت کمزور شخص ہی کو ہوتی ہے۔

وَقَدْ تَعَالَیْتَ عَنْ ذٰلِكَ

لیکن تو تو ایسا نہیں ہے۔

اِلٰھی

اے میرے معبودا

فَلَا تَجْعَلْنِیْ لِلْبَلَاءِ غَرَضًا

مجھے مصیبت کا شکار بنا کر نہ رکھ دے۔

وَلَا لِنَقِمَتِکَ نَصَبًا

اور اپنی سزا کا حق دار بھی قرار نہ دے۔

وَمَھِّلْنِیْ وَنَفِّسْنِیْ

مجھے کچھ مہلت دے تاکہ میں اپنی اصلاح کر سکوں۔

وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ

میری بدحالی میں کمی کر دے۔

وَلَا تَتْبَعْنِیْ بِبَلَاءٍ عَلٰی اَثَرِ بَلَاءٍ

ایسا نہ ہو کہ میں مصیبت پر مصیبت جھیلتا رہوں۔

فَقَدْ تَرٰی ضُعْفِیْ

میری کمزوری سے تو واقف ہے۔

وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ

اور تو دیکھ رہا ہے کہ میرے وسائل بہت کم ہیں۔

اَسْتَعِیْذُ بِکَ اللَّیْلَۃَ فَاَعِذْنِیْ

آج رات میں تیری پناہ مانگ رہا ہوں، پس مجھے پناہ دے دے۔

وَاسْتَجِیْرُ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ

تیری جانب سے مجھے دوزخ سے نجات کا پروانہ چاہیے، پس وہ مجھے عطا کر دے۔

وَاَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ فَلَا تَحْرِمْنِیْ

اور میں تجھ سے جنت کا سوال کر رہا ہوں، پس مجھے محروم نہ رکھ۔

اس کے بعد آپ جو چاہیں خدا سے طلب کریں۔ قنوت مستحبات مؤکدہ میں سے ہے۔ ایسا مستحب کام ہے جس کی تاکید ہے اور جس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔ احتیاط بھی ہے کہ قنوت پڑھا جائے۔ اس کا بہتر انداز یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں چہرے کے سامنے آسمان کی طرف رخ کی ہوئی ہوں۔ نماز میں دعا کسی بھی زبان میں مانگی جا سکتی ہے لیکن احتیاط یہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عربی میں ہو۔

اگر حالت اور وقت اجازت دے تو نماز وتر کے قنوت میں آپ تین مرتبہ پڑھیئے۔

أَسْتَجِيرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور دوزخ سے بچنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد آپ مومنین و مومنات میں سے چالیس یا اس سے زیادہ افراد کے لئے دعا کیجئے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّفُلَانٍ (اے خدا، فلاں فلاں کو معاف کر دے) فلاں فلاں کی جگہ آپ کسی مومن بھائی یا بہن کا نام لیتے جائیے، خواہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو۔ (مثلاً آپ کہہ سکتے ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ اسد علی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ رقیہ بیگم)

اس کے بعد ستر یا سو مرتبہ کہیں۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

یہ استغفار اگر انگلیوں پر گننا ہو تو بایاں ہاتھ اونچا کر کے استعمال کرنا بہتر ہے

اس کے بعد سات مرتبہ کہیں:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

میں اس خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

جو زندہ اور پائندہ ہے۔

لِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ

میں نے جو بھی ظلم اور جرم کیا ہے اس کے سلسلے میں مغفرت (طلب کرتا ہوں)

وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ

میں نے خود پر بھی ظلم کیا ہے۔

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور میں خدا کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

پھر یہ پڑھیں۔

رَبِّ اَسَاْتُ

میرے پروردگار میں نے برے کام کیئے ہیں۔

وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَبِئْسَ مَاصَنَعْتُ

خود پر ظلم کیا ہے اور یہ میں نے بہت برا کیا ہے۔

وَهٰذِهٖ يَدَايَ يَارَبِّ جَزَاءً بِمَا كَسَبَتْ

اے میرے پروردگار! میرے ہاتھوں سے جو بھی ظلم و جرم سرزد ہوا ہے اس کی سزا کیلئے میرے یہ دونوں ہاتھ حاضر ہیں۔

وَهٰذِهٖ رَقَبَتِيْ خَاضِعَةً بِمَا اَتَيْتُ

میں نے جو بھی برائی کی ہے اس کیلئے میری یہ گردن حاضر ہے۔

وَهَا اَنَاذَا بَيْنَ يَدَيْكَ

یہ دیکھ لے میں تیرے حضور حاضر ہوں۔

فَخُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِيَ الرِّضَا

اپنی جانب سے مجھے اپنی خوشنودی اور رضامندی عطا کردے۔

حَتّٰی تَرْضٰی لَکَ الْعُتْبٰی

البتہ جب تک تو راضی نہ ہو سزا دینے کا حق رکھتا ہے۔

مومن اس کے بعد تین مرتبہ کہے

لَا اَعُوْدُ

پھر بھی میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں دوبارہ کوئی برا کام نہیں کروں گا۔

پھر کہے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

میرے پروردگار مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم کر۔

وَتُبْ عَلَیَّ

میری توبہ قبول کرلے۔

اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اور جب بھی ممکن ہو یہ دعا پڑھے۔

امام زین العابدین علیہ السلام اسے قنوت میں پڑھا کرتے تھے:۔

سیدی سیدی

میرے آقا، میرے مالک

هٰذِهٖ یَدَایَ قَدْ مَدَدْتُّهُمَا اِلَیْکَ

یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں جو میں نے تیری بارگاہ میں پھیلائے ہوئے ہیں۔

بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً

اور جو گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

وَعُيُنَايَ بِالرَّجَآءِ مَمْدُوْدَةٌ

اور یہ میری دونوں آنکھیں ہیں جو امید سے بھری ہوئی ہے۔

وَحَقُّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلاً

ندامت اور انکساری کے ساتھ جو شخص تجھ سے دعا مانگے اس کا حق ہے کہ

اَنْ تُجِيْبَهُ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلاً

تو اس کا جواب اپنے فضل و کرم سے دے۔

سَيِّدِي

میرے آقا!

اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِي

کیا تو نے مجھے بد بختوں میں شمار کرنے کے لئے خلق کیا ہے؟

فَاُطِيْلُ بُكَائِيْ

اگر ایسا ہے تو مجھے بہت دیر تک روتے رہنا چاہیئے۔

اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِي

یا پھر یہ ہے کہ تو نے مجھے سعادت مندوں میں شمار کرنے کے لئے خلق کیا ہے۔

فَاُبَشِّرُ رَجَائِيْ

اگر ایسا ہے تو میری ڈھارس بندھ جائے گی اور میں خوش ہو جاؤں گا۔

يَا سَيِّدِي

میرے مالک

اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَائِيْ

کیا تو نے میرے اعضاء کوڑوں کی سزا کھانے کیلئے بنائے ہیں؟

اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِيْمِ خَلَقْتَ اَمْعَائِيْ

کیا تو نے میری آنتیں کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے خلق کی ہیں؟

سَیِّدِیْ

اے میرے آقا!

لَوْ اَنَّ عَبْدًا اِسْتَطَاعَ الْھَرَبَ مِنْ مَوْلَاہُ

اگر کسی بندے کو اپنے آقا سے بھاگ کر جان چھڑانے کا موقع ملتا ہوتا۔

لَکُنْتُ اَوَّلَ الْھَارِبِیْنَ مِنْکَ

تو میں، تجھ سے بھاگ کر جان چھڑانے والوں میں پہلے نمبر پر ہوتا۔

لٰکِنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ لَا اَفُوْتُکَ۔ سَیِّدِیْ

لیکن میں جانتا ہوں کہ میں، جہاں بھی جاؤں گا تو میرے ساتھ ہوگا۔ میرے آقا

لَوْ اَنَّ عَذَابِیْ مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ مُلْکِکَ

مجھ پر عذاب کرنے سے اگر تیرے ملک و اقتدار میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔

لَسَئَلْتُکَ الصَّبْرَ عَلَیْہِ

تو میں، تجھ سے صبر کی توفیق مانگ لیتا اور عذاب جھیل لیتا۔

غَیْرَ اَنِّیْ اَعْلَمُ

مگر میں جانتا ہوں۔

اَنَّہٗ لَا یَزِیْدُ فِیْ مُلْکِکَ طَاعَۃُ الْمُطِیْعِیْنَ

تیرے ملک و اقتدار میں نہ تو اطاعت کرنے والوں کی اطاعت سے کچھ اضافہ ہوتا ہے۔

وَلَا یَنْقُصُ مِنْہُ مَعْصِیَۃُ الْعَاصِیْنَ

اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کی نافرمانی سے کچھ کمی واقع ہوتی ہے۔

سَیِّدِیْ

اے میرے مالک!

مَاأَنَاوَمَاخَطَرِیْ

میں کیا اور میری حیثیت کیا!

هَبْ لِیْ بِفَضْلِکَ

اپنے فضل و کرم سے مجھے نواز دے

وَجَلِّلْنِیْ بِسَتْرِکَ

اپنی جانب سے میرے گناہوں پر پردہ ڈال دے۔

وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیْخِیْ بِکَرَمِ وَجْهِکَ

مجھ پر نظر کرم کرتے ہوئے مجھے ڈانٹنے کا ارادہ بھی ترک کر دے۔

اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ

میرے معبود اور میرے آقا!

اِرْحَمْنِیْ مَصْرُوْعًا عَلَی الْفِرَاشِ

مجھ پر رحم کر، میں زمین پر پڑا ہوا ہوں۔

تُقَلِّبُنِیْ اَیْدِیْ اَحِبَّتِیْ

اپنے دوستوں کے ہاتھوں دربدر ہو گیا ہوں۔

وَارْحَمْنِیْ مَطْرُوْحًا عَلَی الْمُغْتَسَلِ

مجھ پر رحم کر مجھے لگ رہا ہے کہ میرے مردے کو غسل دینے کے لئے ڈال دیا گیا ہو۔

یُغَسِّلُنِیْ صَالِحُ جِیْرَتِیْ

اور میرے اچھے ساتھی مجھے غسل دے رہے ہوں۔

وَارْحَمْنِیْ مَحْمُوْلًا

مجھ پر رحم کر، میں خود کو اٹھائی گئی میت خیال کر رہا ہوں۔

قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جِنَازَتِیْ

اور میرے رشتہ دار میرے جنازے کے اطراف موجود ہوں۔

وَارْحِمْ فِیْ ذَالِکَ الْبَیْتِ الْمُظْلِمَ

مجھ پر رحم کر جب مجھے اس اندھیرے گھر (قبر) میں ڈال دیا جائے گا۔

وَحْشَتِیْ وَغُرْبَتِیْ وَوَحْدَتِیْ

اور وہاں میری وحشت، بے کسی اور تنہائی دیکھ کر مجھ پر رحم فرما۔

اگر اتنی لمبی دعا پڑھنے کیلئے وقت یا ہمت نہ ہو تو آپ یہ دعا پڑھ لیجئے۔ یہ ہر قنوت میں پڑھی جا سکتی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ کَثْرَۃَ الذُّنُوْبِ تُکَفُّ اَیْدِیْنَا

اے خدا! گناہ اتنے کثرت سے سرزد ہوئے ہیں کہ ہمارے ہاتھ کسی قابل نہیں رہے۔

عَنْ اِنْبِسَاطِھَا اِلَیْکَ بِالسُّوَالِ

اس قابل نہیں رہے کہ تیری بارگاہ میں پھیل سکیں۔

وَالْمُدَاوَمَۃِ عَلَی الْمَعَاصِیْ تُمْنَعُنَا

نافرمانی مسلسل ہوتی رہی ہے اور ہم کسی قابل نہیں رہے۔

عَنِ التَّضَرُّعِ وَالْاِبْتِھَالِ

ہم اس قابل نہیں رہے کہ گڑگڑائیں اور انکساری سے دعا کریں۔

وَالرَّجَاءُ یَحُثُّنَا

عَلٰی سُؤٰلِکَ یَاذَاالْجَلَالِ

کہ تجھ سے سوال کریں۔ اے جاہ و جلال والے!

فَاِنْ لَّمْ یَعْطِفِ السَّیِّدُ عَلٰی عَبْدِہٖ

اگر آقا اپنے غلام پر مہربانی نہ کرے

فَمَنْ یَّبْتَغِیْ النَّوَالُ

تو پھر کون نظر کرم ڈالنے والا رہ جائے گا!

فَلَا تَرُدَّ اَكُفَّنَا الْمُتَضَرِّعَةَ اِلَيْكَ

ہمارے ہاتھ بڑی انکساری کے ساتھ تیرے حضور پھیلے ہوئے ہیں پس انہیں خالی خالی رد نہ کر۔

اِلَّا بِبُلُوْغِ الْاٰمَالِ وَ صَلَّى اللّٰهُ

بلکہ ہماری امیدوں کے مطابق ان کو بھر دے

اور اے خدا رحمت نازل فرما۔

عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ

تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار محمد پر۔

وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

اور ان کی آل پاک پر۔

اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کہیں:۔

هٰذَا مَقَامُ مَنْ حَسَنَاتُهٗ نِعْمَةٌ مِّنْكَ

یہ ایک ایسے بندے کی طرح کھڑا ہونا ہے جس کی نیکیاں اور خوبیاں بھی تیری جانب سے نعمت کے طور پر عطا ہوئی ہیں۔

وَ سَيِّئَاتُهٗ بِعِلْمِهٖ وَ ذَنْبُهٗ عَظِيْمٌ

جس کے گناہ ایسے ہیں کہ وہ خود بھی ان سے باخبر ہے اور وہ گناہ بڑے بڑے ہیں

وَ شُكْرُهٗ قَلِيْلٌ

جبکہ اس بندے کی جانب سے شکر کا عمل قلیل ہے۔

وَ لَيْسَ لِذٰلِكَ اِلَّا دَفْعُكَ وَ رَحْمَتُكَ

یہ اس لئے ہے کہ تو بندوں کے گناہ نظر انداز کر سکتا ہے اور رحمت نازل کر سکتا ہے۔

اِلٰهِیْ

میرے معبود!

طُمُوْحُ الْآمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَیْکَ

لمبی لمبی امیدیں تیری بارگاہ تک رسائی حاصل نہ کر سکیں اور بکھر گئیں۔

وَمَعَاكِفُ الْهِمَمِ قَدْ تَقَطَّعَتْ اِلَّا عَلَیْکَ

ہمت کی رسیاں تیرے قرب کی چوٹی سر کرنے سے پہلے ٹوٹ گئیں۔

وَمَذَاهِبُ الْعُقُوْلِ قَدْ سَمَتْ اِلَّا اِلَیْکَ

عقل کے راستے تیری سمت جانے سے ختم ہو گئے۔

فَاِلَیْکَ الرَّجَاءُ

بس ایک امید کا راستہ ہے جو تیری بارگاہ تک جاتا ہوا نظر آرہا ہے۔

وَاِلَیْکَ الْمُلْتَجٰی

تیری ہی بارگاہ میں ہماری التجا ہے۔

یَا اَکْرَمَ مَقْصُوْدٍ

اے بہترین منزل مقصود!

وَیَا اَجْوَدَ مَسْئُوْلٍ

اے سخی ترین ہستی جس سے مانگا جاتا ہو۔

هَرَبْتُ اِلَیْکَ بِنَفْسِیْ

میں بھاگ کر تیری جانب آیا ہوں۔

یَا مُلْجَاَ الْهَارِبِیْنَ

اے فرار ہو کر آنے والوں کی پناہ گاہ!

بِاَثْقَالِ الذُّنُوْبِ

بڑے بڑے گناہ چھوڑ دینے والوں کی پناہ گاہ!

اَحْمِلُهَا عَلٰى ظَهْرِیْ

البتہ ابھی میری پیٹھ پر وہ گناہ لدے ہوئے ہیں۔

وَمَا اَجِدُلِیْ اِلَيْكَ شَافِعًا

تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے مجھے کوئی سفارش بھی نہیں ملی ہے۔

سِوٰى مَعْرِفَتِیْ

بس میری معرفت اور میرا اعتقاد ہی سفارش ہے۔

بِاَنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ رَجَاهُ الطَّالِبُوْنَ

میں جانتا ہوں کہ طلب کرنے والوں کی طلب سے تو قریب ہوتا ہے۔

وَاَمَلُ مَا لَدَيْهِ الرَّاغِبُوْنَ

رغبت کرنے کی امیدوں سے تو دور نہیں ہوتا۔

يَامَنْ فَتَقَ الْعُقُوْلُ بِمَعْرِفَتِهٖ

اے وہ ہستی جس کی معرفت حاصل کرنے سے عقلیں قاصر ہوں۔

وَاُطْلَقَ الْاَلْسُنَ بِحَمْدِهٖ

جس کی حمد کرتے ہوئے زبانیں لڑکھڑا جاتی ہوں۔

وَجُعَلَ مَا امْتَنَّ بِهٖ عَلٰى عِبَادِهٖ

پھر بھی جس نے اپنے بندوں پر احسان کیا ہے۔

كِفَاءً لِتَاْدِيَةِ حَقِّهٖ

تھوڑا بہت جو بھی اس سے بن پڑتا ہے اسی کو حق کی ادائیگی قرار دے دیا ہے۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

(اے خدا) محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

فَلَا تَجْعَلْ لِلْهُمُوْمِ عَلٰى عَقْلِیْ سَبِيْلًا

پریشانیوں کو میری عقل پر سوار نہ ہونے دے۔

وَلَا لِلْبَاطِلِ عَلٰی عَمَلِیْ دَلِیْلًا

باطل کو میرے عمل سے آکر ملنے کا راستہ نہ دکھا۔

وَافْتَحْ لِیْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

بلکہ دنیا و آخرت کے خیر کا دروازہ میرے لئے کھول دے۔

یَاوَلِیَّ الْخَیْرِ

اے وہ ہستی جس کے ہاتھ میں خیر ہے۔

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد سجدے میں جائیں دونوں سجدے کرنے کے بعد تشہد و سلام پڑھ کر نماز وتر تمام کریں

پھر تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ کہیں:۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

ہر عیب سے پاک ہے میرا پروردگار جو حاکم بھی ہے اور بہت مقدس بھی۔

الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

جو طاقت والا بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اے زندہ اے برقرار رہنے والے۔

یَابَرُّ یَارَحِیْمُ

اے بہت اچھے اے نہایت رحم کرنے والے۔

یَاغَنِیُّ یَاکَرِیْمُ

اے بے نیاز، اے بہت سخاوت کرنے والے۔

اُرْزُقْنِی مِنَ التِّجَارَۃِ اَعْظَمَھَا فَضْلًا

تجارت کے ذریعے مجھے ایسا رزق عطا فرما جو سب سے عمدہ ہو۔

وَاَوْسَعَھَا رِزْقًا

ایسا رزق جو نہایت کشادگی کے ساتھ ھو

وَخَیْرَھَا لِیْ عَاقِبَۃً

اور ایسا رزق جو عاقبت کے لحاظ سے بھی بہترین ہو۔

فَاِنَّہُ لَا خَیْرَ فِیْمَا لَا عَاقِبَۃَ لَہُ

چونکہ جس رزق کے سلسلے میں عاقبت کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے اس میں کوئی خیر نہیں ہوتی (کوئی برکت نہیں ہوتی) اس کے بعد یہ دعا پڑھیں

جو دعائے حزین کے نام سے معروف ہے:۔

اُنَاجِیْکَ

میں تجھ سے مناجات (سرگوشی کے انداز میں بات) کرتا ہوں۔

یَامَوْجُوْدًا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ

اے وہ ہستی جو ہر جگہ موجود ہے!

لَعَلَّکَ تَسْمَعُ نِدَائِیْ

اے کاش کہ تو میری فریاد سن لے!

فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِیْ وَقَلَّ حَیَائِیْ

مجھے اعتراف ہے کہ میرا جرم بڑا ہے اور شرم و حیا مجھ میں کم ہے۔

مَوْلَایَ یَامَوْلَایَ

میرے مولا، اے میرے مولا!

اَیَّ الْاَھْوَالِ اَتَذَکَّرُ وَاَیَّھَا اَنْسٰی

میں اپنا کون سا اندیشہ بیان کروں اور کون سا نظر انداز کردوں؟!

وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَکَفیٰ

اگر اندیشوں میں موت کے سوا کوئی اندیشہ نہ ہوتا تو وہ ایک اکیلا ہی کافی تھا۔

کَیْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَاَدْھیٰ

کیسے نہ ہو موت کے بعد کے اندیشے جو موت سے بھی بڑھ کر ہیں اور دہشت ناک ہیں۔

مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ

میرے مولا، اے میرے مولا

حَتّٰی مَتیٰ وَاِلیٰ مَتیٰ اَقُوْلُ

کب تک، آخر کب تک میں فریاد کروں؟

لَکَ الْعُتْبیٰ

البتہ تجھے عتاب کا حق حاصل ہے۔

مَرَّۃً بَعْدَ اُخْریٰ

ایک بار نہیں بار بار میں یہی کہہ رہا ہوں۔

ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِیْ صِدْقًا وَلَا وَفَاءً

پھر بھی تو میرے دل کی سچائی اور میری وفاداری کا قائل نہیں ہو رہا ہے!

فَیَا غَوْثَاہُ ثُمَّ وَاغَوْثَاہُ

اے فریاد سننے والے اے فریاد رسی کرنے والے

بِکَ یَا اَللّٰہُ

تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اے خدا!

مِنْ ھَوًی قَدْ غَلَبَنِیْ

دل کی ایسی خواہش سے پناہ دے جو مجھے بے قابو کر دے

وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ

ایسی دنیا سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے بے حد اچھی لگے۔

وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَةٍ بِالسُّوْءِ

اور برائی کا حکم دینے والے نفس (نفس امارہ) سے پناہ چاہتا ہوں۔

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ

یہ پناہ اسی وقت مل سکتی ہے جب میرا پروردگار مجھ پر رحم کرے۔

مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ

مولا، اے میرے مولا

اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِیْ

جب تو نے مجھ جیسوں پر رحم کیا ہے۔

فَارْحَمْنِیْ

تو مجھ پر بھی رحم کر

وَاِنْ کُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِیْ فَاقْبَلْنِیْ

جب تو مجھ جیسوں سے راضی ہو چکا ہے تو مجھ سے بھی راضی ہو جا

یَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اِقْبَلْنِیْ

اے جادوگروں سے راضی ہو جانے والے مجھ سے راضی ہو جا

یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنٰی

اے وہ ہستی جس کی خوبیوں کا اعتراف میں کرتا رہا ہوں۔

یَا مَنْ یُغَذِّیْنِیْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَّ مَسَاءً

اے وہ ہستی جس سے مجھے صبح و شام کئی نعمتوں پر مشتمل غذا ملتی ہے۔

اِرْحَمْنِیْ یَوْمَ اٰتِیْکَ فَرْدًا

مجھ پر اس دن رحم فرما جب میں تن تنہا تیرے پاس آوں گا۔

شَاخِصًا اِلَیْکَ بَصَرِیْ

میری نگاہیں تیری (رحمت کی) طرف مرکوز ہوں گی۔

مُقَلَّدًا عَمَلِیْ

میرے برے کاموں کا بوجھ طوق کی طرح میری گردن پر رکھا ہوگا۔

قَدْ تَبَرَّءَ جَمِیْعُ الْخَلْقِ مِنِّیْ

تمام لوگ مجھ سے بیزاری محسوس کرتے ہوئے دور دور رہیں گے۔

نَعَمْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ

ہاں، (یہ حال ہوگا) میرے ماں باپ تجھ پر قربان

وَمَنْ کَانَ لَهٗ کَدِّیْ وَسَعْیِیْ

اور میرے عزیزوں میں سے ہر وہ ذات تجھ پر قربان جس کے لئے میں روزی کمانے اور دیگر امور سنبھالنے کی فکر کرتا تھا۔

فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِیْ فَمَنْ یَّرْحَمُنِیْ

اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے گا تو پھر کون مجھ پر رحم کرے گا؟

وَمَنْ یُّؤْنِسُ فِی الْقَبْرِ وَحْشَتِیْ

قبر میں میری وحشت کون دور کرے گا؟

وَمَنْ یَّنْطِقُ لِسَانِیْ اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِیْ

جب میرا عمل ہی میرا ساتھی ہوگا تو پھر میری زبان میں کون مجھ سے بات کرے گا؟

وَسَاَلْتَنِیْ عَمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

کون مجھ سے سوالات کرے گا؟ البتہ تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔

فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ

اگر میں کہوں گا کہ ہاں (یہ عمل بد اور برا کام میں نے کیا ہے)

اَلْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ

تو تیرے عدل و انصاف سے فرار کا راستہ کہاں ہوگا

وَاِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ

اور اگر میں کہوں گا کہ یہ برا کام میں نے نہیں کیا ہے۔

قُلْتَ اَلَمْ اَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ؟
تو تو کہہ دے گا کہ کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا تھا؟
فَعَفْوُكَ عَفْوُكَ
بس مجھے تیری جانب سے معافی چاہیئے معافی۔
يَا مَوْلَايَ
اے میرے مولا

قَبْلَ سَرَابِيْلَ الْقَطِرَانِ
اس سے پہلے کہ آگ کا لباس مجھے پہنایا جائے، مجھے معاف کر دے
عَفْوُكَ عَفْوُكَ
بس مجھے تیری جانب سے معافی چاہیئے معافی
يَا مَوْلَايَ
اے میرے مولا
قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَيْدِيْ اِلَى الْاَعْنَاقِ
اس سے پہلے کہ ہاتھوں کا طوق گردنوں میں پڑ جائے مجھے معاف کر دے۔
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور بہترین معاف کر دینے والے

پھر سجدے میں جائیں اور سجدے میں یہ کہیں:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمتیں نازل فرما۔
وَارْحَمْ ذُلِّيْ بَيْنَ يَدَيْكَ
تیرے سامنے میں بے بس ہوں یہی دیکھ کر مجھ پر رحم کر لے۔

وَتَضَرُّعِی اِلَیْکَ

یہ بھی دیکھ لے کہ میں تیرے حضور گڑگڑا رہا ہوں

وَوَحْشَتِی مِنَ النَّاسِ

یہ بھی دکھ لے کہ مجھے لوگوں سے وحشت ہونے لگی ہے

وَاُنْسِی بِکَ

اور میں بس تجھ سے مانوس ہو جانا چاہتا ہوں

یَاکَرِیْمُ

اے سخی

یَکَائِنًاقَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ

اے وہ جو ہر چیز سے پہلے موجود تھا!

یَامُکَوِّنَ کُلِّ شَیْءٍ

اے وہ جو ہر چیز کو وجود عطا کرنے والا ہے!

یَاکَائِنًابَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

اے وہ جو ہر چیز کے بعد بھی باقی رہے گا!

لَاتَفْضَحْنِی فَاِنَّکَ بِی عَالِمٌ

مجھے رسوا نہ کر۔ تو مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔(اور جان پہچان کے لوگوں کو رسوا نہیں کیا جاتا)

وَلَاتُعَذِّبْنِی فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ

اور مجھ پر عذاب نازل نہ کر۔ بے شک تو مجھے سزا دینے پر قادر ہے۔(جو ہر وقت قابو میں رہے اسے سزا نہیں دی جاتی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ

اے خدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

مِنْ کَرْبِ الْمَوْتِ

موت کے کرب سے

وَمِنْ سُوْءِ الْمَرْجِعِ فِی الْقُبُوْرِ

قبروں میں جس برے انداز سے مردوں کو ڈال دیا جاتا ہے، اس سے پناہ!

وَمِنَ النَّدَامَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اور قیامت کے دن ہونے والی ندامت سے پناہ

اَسْئَلُکَ عِیْشَةً هَنِیْئَةً

میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں کہ میری زندگی خوش و خرم انداز میں اچھی گزرے۔

وَمِیْتَةً سَوِیَّةً

میری موت بھی جب ہو تو اچھی ہو۔

وَمُنْقَلَبًا کَرِیْمًا

موت کے بعد مجھے جہاں رکھا جائے وہ جگہ بھی اچھی ہو

غَیْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ

وہاں مجھے رسوائی اور شرمندگی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ

اے اللہ میرے گناہوں کی نسبت تیری مغفرت زیادہ وسیع ہے۔

وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

اور مجھے اپنے عمل سے اتنی ڈھارس نہیں ہے جتنی امید مجھے تیری رحمت سے ہے

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

محمد وآل محمد پر تو اپنی رحمتیں نازل فرما۔

وَاغْفِرْ لِیْ یَا حَیًّا لَّا یَمُوْتُ

اور مجھے معاف کر دے، اے وہ زندہ ہستی جسے کبھی موت نہیں آئے گی!

امام صاحب الزماںؑ کی زیارت

یہ وہ زیارت ہے کہ جو ہر روز صبح کی نماز کے بعد امام صاحب العصر والزمان کی یاد میں پڑھنی چاہئیے۔ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِھَا وَبَحْرِھَا وَسَھْلِھَا وَ جَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ وَ عَنْ وَالِدَیَّ وَ وُلْدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوٰاتِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰہِ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمُنْتَھٰی رِضَاہُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَھْدًا وَعَقْدًا وَ بَیْعَةً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَةِ وَ خَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ

دعائے عہد جو ہر روز پڑھے

صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَالذَّابِّیْنَ عَنْہُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَھْلَہٗ فِیْ کِتَابِکَ فَقُلْتَ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ عَلٰی طَاعَتِکَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِکَ وَاٰلِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ بَیْعَةٌ لَہٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مولف کہتا ہے

اَحْکَامِ کِتَابِکَ وَ مُشَیِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِیْنِکَ وَسُنَنِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاجْعَلْہُ اللّٰھُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَہٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِیْنَ اَللّٰھُمَّ وَسُرَّ نَبِیَّکَ مُحَمَّدً اصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِرُؤْیَتِہٖ وَمَنْ تَبِعَہٗ عَلٰی دَعْوَتِہٖ وَارْحَمِ اسْتِکَانَتَنَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ الْغُمَّۃَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِحُضُوْرِہٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُھُوْرَہٗ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَنَرَاہُ قَرِیْبًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد تین دفعہ اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور ہر دفعہ ہاتھ مارتے وقت یہ پڑھے اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ چوتھی چیز سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تم اس حرم مبارک سے پلٹنا چاہو تو دوبارہ پھر سرداب میں جاکر جتنی چاہو نمازیں پڑھو اور اس کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِیِّکَ اس دعا کو آخر تک نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جو خداوند عالم سے چاہو دعا مانگو اور پھر واپس لوٹ آؤ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں اس عدا کو جمعہ کے دن کے اعمال میں امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے ہم بھی اس دعا کو جیسے شیخ نے نقل کیا ہے یہاں نقل کرتے ہیں۔ یونس بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے، کہ امام رضا علیہ السلام نے جناب امام صاحب العصر والزمان کیلئے یوں دعا کرنے کا حکم دیا اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِیِّکَ وَ خَلِیْفَتِکَ وَ حُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ وَ لِسَانِکَ الْمُعَبِّرِ عَنْکَ النَّاطِقِ بِحِکْمَتِکَ وَ عَیْنِکَ النَّاظِرَۃِ بِاِذْنِکَ وَشَاھِدِکَ عَلٰی عِبَادِکَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاھِدِ الْعَائِذِ بِکَ الْعَابِدِ عِنْدَکَ وَاَعِذْہُ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَاْتَ وَ اَنْشَاْتَ وَ صَوَّرْتَ وَاحْفَظْہُ مِنْ بَیْنِ

يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ
وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ
وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَآبَائَهُ اَئِمَّتَكَ وَدَعَائِمَ دِيْنِكَ
وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِيْ لَا تَضِيْعُ وَفِيْ جِوَارِكَ
الَّذِيْ لَا يُخْفَرُ وَ فِيْ مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُقْهَرُ
وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يَخْذُلُ مَنْ اٰمَنْتَهُ بِهِ
وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ
وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَاَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ
قَوِّهِ بِقُوَّتِكَ وَاَرْدِفْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ وَ حُفَّهُ
بِالْمَلَائِكَةِ حَفًّا اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ وَ ارْتُقْ بِهِ
الْفَتْقَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطُوْلِ
بَقَائِهِ الْاَرْضَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ
وَقَوِّ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهُ
وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ
وَدَعَائِمَهُ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ
وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ
وَاَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَ سَهْلِهَا وَ
جَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ
وَاَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَدَارِسَ

کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں فرمایا ہے کہ میں نے بعض پہلی کتابوں میں دیکھا ہے کہ اس زیارت کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح سے مارے جیسا کہ کسی کی بیعت کے وقت مارا جاتا ہے ۔ ہم نے آنحضرت کی زیارت ایام ہفتہ کے بیان میں جمعہ کے دن نقل کی ہے لہذا جمعہ کے دن وہ زیارت بھی پڑھی جا سکتی ہے ، تیسری چیز وہ دعائے عہد ہے ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چالیس صبح اس دعائے عہد کو پڑھے تو وہ صاحب العصر والزمان کے مددگاروں سے ہوگا اور اگر وہ شخص آپ کے ظہور سے قبل مرجائے تو اسے قبر سے خداوند عالم اٹھائے گا تاکہ وہ امام علیہ السلام کا ہم رکاب ہو اور خداوند عالم اس کے ہر کلمہ کے عوض ہزار حسنہ دے گا اور ہزار گناہ اس کے مٹا دے گا اور دعائے عہد یہ ہے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَ رَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرٰیةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرُوْرِ وَ مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَ رَبَّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ وَ مُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ یَاحَیًّا قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ وَ یَاحَیًّا بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ وَ یَاحَیًّا حِیْنَ لَاحَیَّ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَ مُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ یَاحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْھَادِیَ الْمَھْدِیَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِکَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ عَلٰٓی اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِیْنَ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ

الطَّالِبِينَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَ مُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتّٰى لَا نَعْتَمِدَ بِهٖ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهٖ اِلَّا وَجْهَكَ وَحَتّٰى تُحِلَّنَا مَحَلَّهٗ وَتَجْعَلَنَا فِى الْجَنَّةِ مَعَهٗ وَاَعِذْنَا مِنَ السَّاٰمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَتُعِزُّ بِهٖ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا وَاِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلَاةِ عَهْدِهٖ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَ بَلِّغْهُمْ اٰمَالَهُمْ وَ زِدْ فِىْ اٰجَالِهِمْ وَاَعِزَّ نَصْرَهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا اَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِكَ لَهُمْ وَ ثَبِّتْ دَعَائِمَهُمْ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ اَعْوَانًا وَعَلٰى دِيْنِكَ اَنْصَارًا فَاِنَّهُمْ مَعَادِنُ كَلِمَاتِكَ وَ خُزَّانُ عِلْمِكَ وَاَرْكَانُ تَوْحِيْدِكَ وَ دَعَائِمُ دِيْنِكَ وَ وُلَاةُ اَمْرِكَ وَ خَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَوْلِيَاءِكَ وَسَلَائِلُ اَوْلِيَائِكَ وَصَفْوَةُ اَوْلَادِ نَبِيِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ختم شد